U25726

Title – Deewan Shaad

Creator – Krishan Parshad Shaad

Publisher – Razzaqi Press (Kanpur)

Date – 1924

Pages – 144

Subjects – Urdu Shayari – Dawaween – Krishan Parshad Shaad; Dawaween – Shaad; Krishan Parshad.

بسم اللہ الرحمن الرحیم
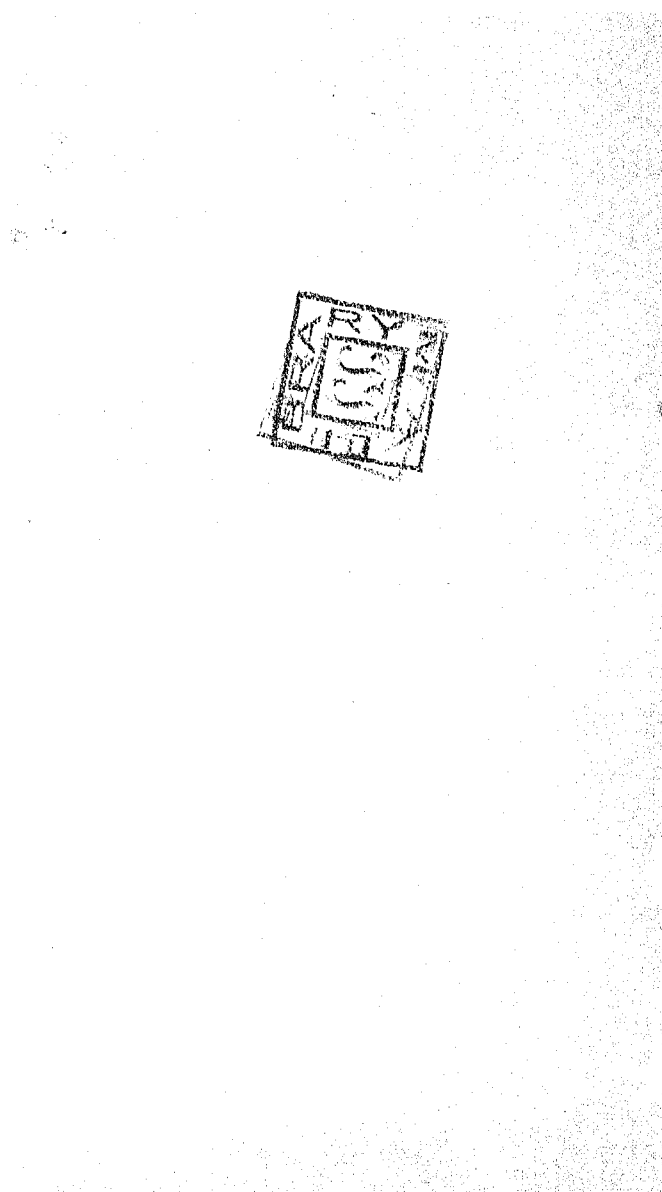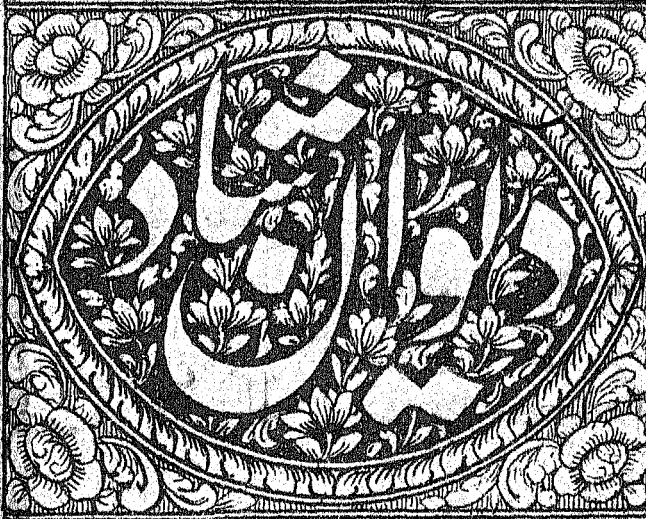
مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات موسوم بہ نغمۂ معرفت

اے سرمہ فروش چشم بینش ۔۔۔ وے موسی طور آفرینش

اے باعث این و آن عالم ۔۔۔ وے حاکم انس و جان عالم

اے شمع فروز انجمن ہا ۔۔۔ رونق دہ محفل چمن ہا

اے واقف راز جسم و جانہا ۔۔۔ وے گلشن بلبل بیانہا

اے شاہ سریر کبریائی ۔۔۔ بخشندۂ تاج بادشائی

اے لعل فروز در دل سنگ ۔۔۔ وے رنگ نمائے چرخ نیرنگ

اے نور دہ چراغ فطرت ۔۔۔ روشن کن دیدۂ بصیرت

کرتا ہے تو زیر سرکشی کو ۔۔۔ خاکی سے ہزار آتشی کو

واہب ہے تو اور علیم و حاضر ۔۔۔ قادر ہے تو اور حکیم و ناظر

خالق ہے تو اور کبیر تو ہے ۔۔۔ رازق ہے تو اور قدیر تو ہے

جبار ہے تو کریم تو ہے ۔۔۔ قہار ہے تو رحیم تو ہے

منعم ہے تو اور نعیم تو ہے
سالم ہے تو اور سلیم تو ہے

اعراف میں تو نعیم میں تو
رفرف میں تو اور جحیم میں تو

بیچون ہے تو اور بچیرا تو
بیمثل و عدیل اے خدا تو

بلبل ترے عشق میں ہے نالاں
اور گل ہے ہمیشہ چاک داماں

ہے تیرا ہی رنگ آب و گل میں
ہے تیرا ہی رنگ رنگ گل میں

ہر جام میں اور مے میں تو ہے
ہر نام میں اور نشے میں تو ہے

سب تجھ سے ہی تاب زلف سنبل
حسن گل و عاشقی بلبل

غنچہ میں تو اور صبا میں تو ہے
ہر رنگ میں اور ہوا میں تو ہے

قمری ہے اسیر تیرے دلشاد
ہے تیرا ہی بندہ سرو آزاد

قرآن میں اور پران میں تو
مانند الف ہے جان میں تو

تجھ ہی سے ہے کعبہ او کلیسا
تجھسے ہے خلیل اور عیسیٰ

ہے شعلہ میں تو شرار میں تو
ہر نور میں تو ہے نار میں تو

ہر شے میں غرض تو ہی عیاں ہے
ہر شے میں تو ہی ہے گو نہاں ہے

ہے رام میں تو رحیم میں تو
رہتا ہے دل دو نیم میں تو

صحرا بھی ہے تجھسے اور گلستاں
ہر چیز سے تو ہی ہے نمایاں

ادنیٰ ہے تو ہی تو ہی ہے اعلیٰ
یا اعظم شانہ تعالیٰ

الشان و درند اور پرندے
فرمان کے ہیں سارے تیرے بندے

تو رزق رسان انس و جان ہے
تجھسا کوئی دوسرا کہاں ہے

تو عجز و نیاز سے مبرا
تو حرص اور آز سے معرا

موسیٰ ہے کہیں کہیں تو ہے طور
ہے دار کہیں کہیں ہے منصور

یوسف ہے کہیں کہیں تو یعقوب
طالب ہے کہیں کہیں تو مطلوب

ہر جا ہے تو اور کہین نہین ہے — گاہے تو کہین گہے کہین ہے
قدرت سے اوٹھایا تو نے جب دود — اک پشہ نے کہایا مغز نمرود
کیا وصف بیان ہو تیرا باری — گویائی کی ہے زبان عاری
بیتاب ہے غم مین تیرے سیماب — گردش مین ہین تجہسے مہر و مہتاب
عنصر سے بنایا تو نے قالب — تہا ایک یہ ایک ورنہ غالب
ہے تجہہ ہی سے طوق اور سلاسل — ہے تجہہ سے ہی لیلی اور محمل
ہے نقش مین اور نگار مین تو — ہے گل مین تو اور خار مین تو
ہے آب مین تو شراب مین تو — صافی و دل خراب مین تو
ہر شے مین ترا ظہور قایم — ہر شمع مین تیرا نور قایم
تیرا ہی تو نام حرز جان ہے — کیا خوف وہان کہ تو جہان ہے
توصیف ہو کیا تری بشر سے — برتر تو ہے دیدہ و نظر سے
ہر باغ مین ہے بہار تجہہ سے — ہر شاخ مین برگ و بار تجہہ سے
غالب ہے تو اور حکیم و دانا — قیوم و قادر و توانا
ہے خشک مین اور تو ہی تر مین — ہے بحر مین اور تو ہے بر مین
ہر جسم مین ہر ضمیر مین تو — برنا و صغیر و پیر مین تو
ہے شمع کو سوز انجمن مین — پروانہ جلے تری لگن مین
گردش مین ہے آہوے بیابان — صحرا کا ترے تپا یا پایان
تو چاہے جسے تباہ کردے — خورشید کو روسیاہ کردے
اک بات مین شاہی سلیمان — جی چاہے جسے تو بخشے یزدان
توریت و زبور مین توئی ہے — ایمان کے نور مین توئی ہے
تو چاہے جسے اوسے ہو عزت — تو چاہے جسے اوسے ہو ذلت

سو دل سے مجھے یہی یقین ہے | ثانی ترا دوسرا نہیں ہے
ہون یاد مین تیری ہی مین دلشاد | ہو خانۂ دل تجھی سے آباد
کنعان سے نکالا ماہ کنعان | اور دی اوسے جا بچاہ کنعان
پھر چاہ سے دی اوسے رہائی | دی مصر کی تو نے بادشاہی
دے دم مین تو رتبۂ سکندر | دم مین کرے شاہ کو گداگر
جسکو ترے قہر نے گرایا | سو طرح سے خاک مین ملایا
ہے تجھہ ہی سے عقل کو رسائی | اور تجھہ سے ہی ذہن کی بن آئی
موسی کو جو طور پر بلایا | اک جلوۂ نور یہی دکھایا
عیسے کو وہ معجزہ سکھایا | قم کہنے سے مردہ کو جلایا
دشمن کو کرے تو دم مین فی النار | اور دوست پر اپنے نار گلزار
طاقت یہہ کہان زبان مین میری | توصیف جو کر سکون مین تیری
ساجد ہے جہان تو ایک مسجود | عابد ہے جہان تو ایک معبود
از بس ہے تری جناب عالی | اندازۂ دید سے ہے خالی
سب خوان کرم پہ تیرے مہمان | وحشی و طیور اور انسان
ہے آب مین تو اور ابر تر مین | ہے برق مین اور تو شرر مین
خسرو ترے در کا ہے قلندر | ہے خوش تری آگ مین سمندر
افلاک کو ہے پناہ تجھہ سے | پانی پہ زمین تجھی ہوئی ہے
ہے شمس و قمر مین نور تیرا | ہر ذرہ مین ہے ظہور تیرا
طوفان سے نوح کو بچایا | اور کشتی دہر کو ڈبایا
جو یان ہین ترے سبا نیر دیپک | از گاو زمین تا با فلاک
دریا مین ہے شور و جوش تیرا | ہر نالے مین ہے خروش تیرا

دیکھا تو ہر ایک شے سے تجھے
اور لیس کمثلہ تو ہی ہے

ناقوس و جرس مین شور تیرا
آواز اذان مین زور تیرا

ہر خاطر درد خستہ مین تو
ہر دیدۂ اشک ریز مین تو

ہے مور ضعیف کو توان تو
اور پیل دمان کو سلیمان تو

ہے تجھ سے ہی گریہ اور تبسم
تجھ سے ہی ہے تو خدا اور رحیم

ہے حمد کا تیری کچھ نہ پایان
کسطرح کرون مین ہیچ و دانان

تو بندہ نواز مین گنہگار
غفار تو اور مین خطاکار

ہون تیرے کرم کا مین طلبگار
ہے نام ترا غفور و غفار

ہمسے تری حمد کب بیان ہو
ہر موی بدن بھی گو زبان ہو

ہر حال مین پیش و پس تو ہی ہے
بیداد کا دادرس تو ہی ہے

عاصی ہون گناہگار ہون مین
شرمندہ و شرمسار ہون مین

دنیا مین بہت ہوا ہون آلود
کر صاف تو مجکو میرے معبود

افسر کی ہوس نہ خواہش تاج
اک تیرے کرم کا ہون مین محتاج

ہے تجھ سے غرض یہی غرض غفار
سختی نہو مجھپہ کوئی زنہار

تو دور ہو مائی و منی کی
تکلیف نہووے جانکنی کی

گر تیری ہو چشم مہر مجھپر
کر سکتے ہین کیا نکیر و منکر

لاغر ہون مین اور ضعیف ہون مین
بیکس ہون مین اور نحیف ہون مین

رکھ بار مجھے تو شرک و شر سے
کر پاک تو خوف اور خطر سے

قید گل و آب سے چھڑا دے
جلوہ مجھے اپنا تو دکھا دے

کر مجکو مرے گناہ سے پاک
تا آئے مجھے نہ موت سے باک

دل مین بھی ہو میرے فکر تیرا
ہر دم ہو زبان پہ ذکر تیرا

کچھ دور نہیں کرم سے تیرے
دے بخش اگر گناہ میرے

کرا تنی تو مہر مجھپہ ہر آن
ہر دم رہون بس ترا ثنا خوان

لیتا ہون مین صبح و شام تیرا
بتلا دون وہ کیا ہے نام تیرا

ہے شاد نے یہہ لکھی مناجات
تشریف قبول ہو عنایات

غزلیات دیوان

تعالی اللہ کیا رتبہ ہے شان کبریائی کا
جز آل اللہ بت کرنے لگے دعوی خدائی کا

ترا دم بھرتے دیکھا ہے سدا شیخ و برہمن کو
بت کافر تجھی کو زیب ہے دعوی خدائی کا

زبان خار گلشن مین گلہ بلبل سے کرتی ہے
چمن کی بے ثباتی کا گلون کی بیوفائی کا

تپ فرقت مین مرتا ہون مین جس رشک مسیحا کے
الہی اوسکو ہے ابتک گمان نا آشنائی کا

کنارے سے لگا اس بحر ہستی مین وہی دیکھو
شناور ہے جو دریائے طریق آشنائی کا

گئے میخانے مین اے شاد کل وہ شیخ جی بگڑے
بڑا دعوے تہا جنکو اپنے زہد و پارسائی کا

بشر کو حوصلہ کس دن ہوا ہے حمد یزدان کا
ثنا مین اوسکی لب کہولے کہان یہہ منہ ہے انسان کا

نصیب ایسے کہان جو ہو نظارہ روے تابان کا
خدا وہ دن کرے دیکھون مین پہر دیدار جانان کا

پڑھا جب باب تجہسے اے بلبل گلستان کا
خلیفہ کر دیا اوستاد نے مجکو دبستان کا

ترے فرعون دشمن کے لیے صحرا مین یہہ قوت
عصا سے موسوی بنجاے ہے نیزہ نیستان کا

کسی سے کی ہے کب چرخ ستمگر نے وفاداری
مجھے کیونکر یقین اے بیوفا ہو تیرے پیمان کا

تری بندہ نوازی کا کرون مین شکر کیا یارب
بیان منہ سے نہین ہوتا ہے تیرے لطف و احسان کا

ندامت سے اگرچہ دیدۂ گریان بہت روئے
نہین دہبا دہولا اے شاد اپنی داغ عصیان کا

کعبہ و دیر مین دیکہون ہون تماشا تیرا
نظر آتا ہے ہر اک رنگ مین جلوہ تیرا

نور ہین نور ترا شعلہ مین جلوہ تیرا
خانۂ مسجد ہے ترا گھر ہے شوالا تیرا

داغ ہجران سے ترے سینہ ہی رشک گلشن
سیر جنت نکریگا کبہی شیدا تیرا

نافۂ مشک مین ہے بوے حقیقت پیدا
سر بسر گیسوے جانان مین ہے سودا تیرا

ذات تیری مین نہین چون و چرا کو کچہہ دخل
تو تو بیمثل ہے ہمتا نہین حفتا تیرا

ہو گیا جان سے فدا دیکہہ کے جلوہ تیرا
شاد بہی عاشق جانباز ہے شیدا تیرا

خدایا کیون نہ مقصود دل ناکام بر آتا
جو پہر کر کوے جانان سے ہمارا نامہ بر آتا

الہی ہو گیا دہوکا مجہے خورشید تابان کا
یکایک رات مین دیکہا جو وہ رشک قمر آتا

رسیدہ خواب سا آنکہون سے رہتا ہی مری ہر دم
تصور مین بہلا کیونکر وہ شوخ سیمبر آتا

خدا آگاہ ہے کس راہ سے پیش آئے وہ اوس سے
غبار مضمحل سا دیکہتا ہے نامہ بر آتا

مریض زلف و رخ ہون شاد اور اکدم کا مہمان ہون
نظر جینا نہین اپنا مجہے شام و سحر آتا

جگر سے نالۂ سوزان جو تا زبان پہونچا
زمین کو پہونکا اور اکدم مین آسمان پہونچا

نہ چہین ہاتہہ سے میرے متاع دل ورنہ
اوتر ہی جائیگا تیرا بہید دلستان پہونچا

اوٹہایا شور وہ آہ و فغان نے ہجر مین
کہ اہل حشر کو اک شور الامان پہونچا

شب فراق ہے اے آہ آتشین مجکو
خدا کیواسطے دے کوچۂ بتان پہونچا

ملی نہ راہ جہان کی صبا کو بہی اے شاد
مجہے اس آہ رسا نے دیا وہان پہونچا

کوے جانان کو چلا اور آہ و افغان لیچلا
دل قیامت کا بھرا محشر کا سامان لیچلا

قبر مین بھی ساتھہ اپنے یاس و حرمان لیچلا
بعد مردن بھی جہان سے غم کا سامان لیچلا

دیکھیے ہو معرکہ مین کون یارب سرخرو
آج مقتل کو وہ قاتل تیغ عریان لیچلا

جذبۂ دل روکنا وحشت سے جی گھبرا گیے
پھر مجھے جوش جنون سوے بیابان لیچلا

دم نکلجا سے بلا سے ہجر مین میرا دلا
تیری تسکین کو تو مین پہلو مین پیکان لیچلا

ہوش و صبر و تاب و طاقت نذر غمزہ ہو چکے
جان اک باقی رہی تھی سو وہ ہجران لیچلا

روتے روتے کیا نہ دہلجا ئیگا داغ معصیت
ساتھہ مرقد مین مین اپنے چشم گریان لیچلا

شور مکتب مین مری بلبل بیانی کا ہوا
شاد طفلی مین جو مین پڑہنے گلستان لیچلا

دیدۂ تر پھر مرا گریان ہوا
نوح کے طوفان کا پھر سامان ہوا

برق کا اور ابر باران کا ہے ساتھہ
وہ ہوے خندان تو مین گریان ہوا

سرمہ آلودہ ہوئی ہین چشم یار
پار پھر خنجر مژگان ہوا

آگیا ہون اک بلا کے پیچ مین
جب سے عشق کاکل پیچان ہوا

چارہ گر سے شاد ہجر یار مین
درد کا میرے نہ کچھہ درمان ہوا

نہ قرار دل کو ہوتا جو وصال یار ہوتا
کہون کیا کہ اور مضطر دل بیقرار ہوتا

مری بیقراری آکے جو وہ کاش دیکھہ جاتے
تو مری طرح سے اونکو نہ کبھی قرار ہوتا

کبھی کشتگان ابرو نہ لہو مین یون نہاتے
ترا خنجر او ستمگر جو نہ آبدار ہوتا

تری بے رخی سے ظالم یکرنگ پھر گیے سب
یون عدو نہ ہنستے ہمپر جو تو دوستدار ہوتا

مرے سینہ مین یہہ ہرگز کبھی خار سا نہ چبھتا
جو بغل مین میری میرا گل نوبہار ہوتا

نہ اوڑاتی خاک میری پس مرگ اے صبا تو
جو مری طرف سے دل مین نہ ترے غبار ہوتا

ترے ہجر مین نہ مرتا کبھی مین تو اے مسیحا
ترے وعدہ کا جو کچھ بھی مجھے اعتبار ہوتا

کہون کیا کہ ہجر مین ہے مری تلخ زندگانی
مزہ زیست کا اوٹھاتا جو وصال یار ہوتا

بُرا اور کیا ہوا اس سے کہ خدا خفا ہے تجھسے
نہ بتون سے دل لگاتا نہ تو شاد خوار ہوتا

ہمارا دم تری فرقت مین ایسی جان جہان نکلا
نہ نکلا مدعاے دل نہ اور کچھ کام جان نکلا

ہوا معلوم رویا عالم بالا ترے غم مین
فلک پر ابر بھی نکلا تو وہ گریان نکلا

نہ سامان سفر ہے نے رفیق راہ ہے کوئی
عجب بے پا و سر روح روان کا کاروان نکلا

پیسہ نہ ہاتھ سے کبھی نام خدا دیا
دنیا مین مال تو نے کمایا لیا دیا

اغیار سے کلام نہ کرنے ذرا دیا
بولے اگر رقیب تو اوسکو بہا دیا

کیسا دماغ ہے اوسے اللہ رے غرور
بھیجے ہزار خط نہ جواب ایک کا دیا

یاد آ گئے ہین پھر در دندان کسیکے ہا
سیل سرشک چشم نے رو کر بہا دیا

کیا ہم برے کسیکے تھے پر ہائے عشق نے
خاطر تمہاری دوست کو دشمن بنا دیا

دہوکا یہ ہے بن پڑا کیا واعظ کو آپ سا
پانی بتا کے ساغر صہبا پلا دیا

گھبرا نہ جاے عالم بالا کی خلق کیون
نالون نے میرے گنبد گردون ہلا دیا

بعد فنا بھی عیش نہین ہے غریب کو
مرقد پہ بیکسون کے نہ دیکھا جلا دیا

اے نالہاے نیم شبی تمکو آفرین
اوس مہر وش نے صبحکو جلوہ دکھا دیا

پیمان نہ تمنے وصل کا ایفا کبھی کیا
گو لاکھ بار حق کا تمہین واسطہ دیا

اعجاز لب سے اور اشارہ سے آنکھ کے
مارا کسیکو تمنے کسیکو جلا دیا

چھڑکا نمک کسی نے تو راحت ملی بہت
لذت اوٹھائی زخم جگر نے مزا دیا

لو لگ رہی ہے میری اوسی شمع نور سے
پرتو نے جسکی طور کا دامن جلا دیا

کس کس کو روؤن شاد کہ اس سوز عشق نے

سینہ کو دل کو اور جگر کو جلا دیا

کسنے نقاب چہرہ سے اپنے اوٹھا دیا
ذرہ کو مہر مہر کو ذرہ بنا دیا

خود بھی نہ آئے اور نہ بھیجا جواب خط
قاصد گیا تو اوسکو بھی رستہ بتا دیا

صورتگری پہ تیری نہ قربان جاؤن کیون
خاکے سے خاک کے مرا نقشا بنا دیا

عشاق کو نیاز دیا مہوشون کو ناز
ادنے کسیکو لے اعلے کسیکو بنا دیا

دیتا ہے کون کسکو سوا تیرے اے کریم
ظاہر اگرچہ رزق کا حیلہ بتا دیا

بڑھ کر چلا عدو تو کیا اوسکو سرنگون
تا زیست اوسکو سر نہ اوٹھانے ذرا دیا

جلوہ دکھا کے اپنا کسی خودنما نے شاد
حیران مثال آئینہ ہم کو بنا دیا

دئے ہین آسمان نے خار کیا کیا
کئے صرف خزان گلزار کیا کیا

کیا تاراج جب گلشن خزان نے
ہوئی بلبل چمن مین زار کیا کیا

اگر پکڑا تو چھوڑونگا نہ داماں
مرے دلمین ہین تیرے خار کیا کیا

ترے قامت نے اے رشک مسیحا
قیامت کی دم رفتار کیا کیا

ہمین اس گلشن عالم مین اے شاد
دئے ہین آسمان نے خار کیا کیا

مدتون رونے سے یہہ دیدۂ گریان نہ گھٹا
برسون برسا ہے ولے ہائے یہ باران گھٹا

گو مین اک مور توان تہا مرے گہر آنے سے
مرتبہ آپ کا اے شاہ سلیمان نہ گھٹا

قیمت لعل و گہر تمنے گھٹائی جانان
وقعت لب نہ گھٹی رتبۂ دندان نہ گھٹا

یون تو شانہ نے کیا خوب پریشان تجکو
پر ترا بل تو کبھی کاکل پیچان نہ گھٹا

شاد کو عارض گلرنگ کے بوسے جو دئے
شان بلبل نہ گھٹی رنگ گلستان نہ گھٹا

دریاے چشم جوش پہ جسوقت آئیگا — بہہ دیکھنا زمین و فلک کو ڈبائیگا
وہ سرو قد جو سیر گلستان کو جائیگا — شمشاد سر جھکائیگا گل داغ کھائیگا
پروانہ وار ہمکو جلائینگے سب عدو — وہ شمع رو جو محفل اعدا مین جائیگا
آہ و فغان سے تو رہی امید ہی نہین — گر جذب دل ہے کچھ تو ادہین کھینچ لائیگا
عشق بتان مین اے دل نادان خلد قسم — کیا پائیگا تو مفت کے صدمے اوٹھائیگا

عشق بتان مین عمر گذاری ہے تونے شاد
محشر مین کیا خدا کو بتا منہ دکھائیگا

وہ بت نا آشنا پہلو سے جب اوٹھ جائیگا — میرے دل کو چین پھر کیونکر الہی آئیگا
پیچ و تاب رنج ہم اوتنا اوٹھائینگے یہان — جسقدر وہ گیسوے پیچان وہان بل کھائیگا
وصل کی شب گر دل مضطر کو تسکین ہوئی — روز بد کیا کیا نہ پھر ہجران ترا دکھلائیگا
منقطع امید نامہ بر کے آنے پر رہی — ہمکو ابتک تو توقع ہے کہ وہ آجائیگا

چھیڑ لو اے شاد تنہائی مین پھر وہ شرمگین
غیر گر آجائیگا تو دیکھنا شرمائیگا

اگر محشر نما رفتار سے وہ فتنہ گر ہوگا — تو اکدم مین تزلزل سے جہان زیر و زبر ہوگا
ادا آخر قیامت تک نہ مضمون کمر ہوگا — اسی تشویش مین ہوئی عدم اپنا سفر ہوگا
مجھے آتا ہے رونا بلبل شیدا کی قسمت پر — کھلے گا پھول اودہر جب قفس کا بند در ہوگا
اگر مضمون لکھون وصف صفائی دُر دندان کا — یقین ہے آب بحر شرم مین غلطان گہر ہوگا
عجب تھا اضطراب دل جواب خط کے آنے مین — اودہر سے جو کوئی آیا مین سمجھا نامہ بر ہوگا
نہ ہنس اے شمع یون شام غریبان کی سیاہی پر — زبان زیست تیرا ہی تو آخر تا سحر ہوگا

طلب کرنا نہ تو داد سخن انصاف دشمن سے
تری وہ داد دیگا شاد جو خود دادگر ہوگا

پیک لیجائیو پیام مرا — کہیو اوس بت سے تو سلام مرا
آپ سے ہی فقط مجھے ہے کام — کب کسی سے ہے کچھ کلام مرا
لب رنگین کا جب کرون ہون وصف — رنگ پا جاے ہے کلام مرا
یاد رخسار و زلف کرتا ہون — ہے یہی ورد صبح و شام مرا
چرخ سے کام دل کی ہے نہ امید — اوس سے نکلا نہ ایک کام مرا
آج باری ہے قتل کی میرے — بھول جاے کہین نہ نام مرا
مے کے دینے مین کر نہ ساقی بخل — بھر دے اکبار اور جام مرا
میری بر مین ہے بام پر جو وہ ماہ — عرش سے ہے بلند بام مرا
وہ ملینگے نہ مجھکو ہے یہ یقین — قاصدا لے نہ جا پیام مرا

ایسی اے شاد تو بتا تدبیر
وہ صنم ہووے جس سے رام مرا

پوتھی مین تو دیکھ اے برہمن — ہوگا اوس سے وصال میرا
گر آپ خفا ہون تو تم سے — ہے بوسۂ لب سوال میرا
سچ کہہ تجھے نامہ بر قسم ہے — ہے کچھ بھی اونھین خیال میرا
ہر شام ہے صبح عید مجکو — ابرو ہین تری ہلال میرا
رہنے دے قفس مین رحم کر رحم — صیاد نہ توڑ بال میرا

پیکان نہ نکال شاد اوسکو
ہے خون جگر حلال میرا

بوسہ اوسنے جو مجکو کل ندیا — چین پھر دل نے ایک پل ندیا
بل مین تیرا نکالتا اے زلف — پر خدا نے مجھے وہ بل ندیا
غیر پھولین پھلین قیامت ہے — ہمکو سیب ذقن کا پھل ندیا

زندگی بوسۂ دہن سے تہی	سو مجھے اوسنے آہ لب ندیا
تہا شب وصل مین جو خوف سحر	دل نے آرام ایک پل ندیا

شاد کیسے تہے بزم مین اغیار
آنے اوسنے جو مجکو کل ندیا

وہ بت نامہربان جب مہربان ہوجائیگا	خوف پہر کیا ہے اگر دشمن جہان ہوجائیگا
گر تصور ہے دہان یار کا تو ایکدن	رفتہ رفتہ اپنا مسکن لامکان ہوجائیگا
ناصح نادان نکر یک یک مرا جوش جنون	ہے ترقی پر ترے جی کا زیان ہوجائیگا

بوسہ لبہاے جانان شاد ملجاے تو پہر
غیرت قند و شکر اپنا دہان ہوجائیگا

جو تری زلف معنبر کا بیان ہوجائیگا	کلک معنی زا مرا عنبر فشان ہوجائیگا
نالۂ سوزان اگر آتش فشان ہوجائیگا	جلکے خاکستر مکان آسمان ہوجائیگا
گر یہی اے رشک مہ شمشیر مژگان کی ہے شوق	چاک سینہ اپنا اکدن جون کتان ہوجائیگا
فصل گل مین رنگ لائیگا جو مجنون کا جنون	پیرہن دست جنون سے دہجیان ہوجائیگا
آشناے ورطۂ چاہ زنخدان لعبتا قتل	مرغ بسمل کیطرح غلطان زنان ہوجائیگا
راہ ناکامی مین مثل گرد رہجائینگے ہم	قافلہ روح روان کا جب روان ہوجائیگا
اُف نہین کرنیکا داغ ہجر سے اے لالہ رو	سینہ داغون سے جو گلزار جنان ہوجائیگا
انقلاب دہر سے اندیشہ رہتا ہے یہہ شاد	مہربان گر ہے تو وہ نامہربان ہوجائیگا

گر یہی ہے ربط اوس شیرین دہن سی شاد کو
ایکدن جون کوہکن جی کا زیان ہوجائیگا

خرامان جب گلستان مین وہ شوخ دلربا ہوگا	چمن مین سرو پر اک عالم محشر بپا ہوگا
سر روز حشر دم مارے یہہ کسکا حوصلہ ہوگا	گدا شاہ جہان شاہ جہان اوسکا گدا ہوگا

بصد ناز و ادا جسوقت وہ جلوہ نما ہوگا
کوئی قربان ہوگا اور کوئی اوسپر فدا ہوگا

خبر لاوے جو تو اوس گل گلزار خوبی کی
تو احسان حشر تک ہمپر ترا باد صبا ہوگا

بتون کی ہم پرستش عمر بھر کرتے رہے آخر
خدا جانے قیامت کو ہمارا حال کیا ہوگا

دم رقت نہ دلوایا دلوانے ہمنشین اوسکی
کہ اک طوفان اوٹھیگا اسقدر جوش بکا ہوگا

تڑپ کر دم نکلجائیگا کشتہ کا ترے دم مین
سپہ تیرا ناوک مژگان جو پہلو سے جدا ہوگا

ہوئے ایسے پشیمان دلکو اولجھا کر کیا کہیے
نسمجھے تھے کہ دل کاکل سے سلجھانا بلا ہوگا

کبھی دست درازی گر عدو کی ہے تو سن لینا
کہ اکدن ہوگا خنجر اونکا اور اپنا گلا ہوگا

عبث کرتے ہین چارہ حضرت عیسی کہ قسمت مین
مرا جینا مرض ہوگا مرا مرنا دوا ہوگا

مرے مضمون رنگین نے شفق کا خون بہایا ہے
زمین شعر رفعت میرے اب نیچے سما ہوگا

برائی تو کسیکی شاد مت کرنا برائی مین
بُرا ہوگا بُرا ہوگا بُرا ہوگا بُرا ہوگا

جو تو میری بغل مین آج اے دلبر نہ ٹھہریگا
نکلجائیگا پہلو سے دل مضطر نہ ٹھہریگا

جھڑی جسدم لگی اس دیدہ گریان سے اشکونکی
تو غیرت سے مقابل میرے ابر تر نہ ٹھہریگا

بتون کو جاکے بتخانہ مین گر پوجینگے ہم یارب
تو پھر بت کیا خدا ٹھہریگا پتھر پتھر نہ ٹھہریگا

چراغ آسا جہانمین ہے سفیر عمر کا رہنا
سحر تک چل بسیگا دیکھنا شب بھر نہ ٹھہریگا

حسینان جہان گو شاد کو جلوہ دکھاتے ہین
نظر مین کوئی اوسکی آپ سے بہتر نہ ٹھہریگا

کہا اغیار نے جاکر خدا جانے وہان کیا کیا
مری جانب سے جو وہ ہوگئے ہین بدگمان کیا کیا

جو گذری ہے سو گذری ہے کرون اسکا گلا
سناؤن مین شب ہجر اپنی تمکو داستان کیا کیا

کہان وہ ماہ کنعان اور کہان جلوہ رجا کا
کئے ہین تو نے زیر خاک گل اے آسمان کیا کیا

جواب خط جو ہمنے اوس بت بے پیر کا دیکھا
بتائین کیا ان آنکھون سے لکھا تقدیر کا دیکھا

کبھی گردن کو کاٹا اور کبھی پہلو کو جا چیرا
عجب کچھ چال چلنے مین تری شمشیر کا دیکھا

اکیلا چھوڑ کر غیرون کو وہ رشک قمر آیا
اثر لو آج ہمنے نالۂ رشکگیر کا دیکھا

لگے وہ دیکھکر کہنے کہ عاشق اسکو کہتے ہین
کہا تو تمہین جو نقشہ قیس کی تصویر کا دیکھا

جواب طرز سخن مین شاد کی ہر فرد کہتا ہین
یہہ انداز ہمنے پہلے گفتگوے میر کا دیکھا

رنج دارا کا کرین یا کہ کرین ہم جم کا
ہے فنا سب کو بھروسا نہین اپنے دم کا

اور خورشید بنا جا کے فلک پر یارب
شرر نالۂ سوزان جو ہمارا چمکا

غم مین کہاتا ہون ازل سے مری روزی یہی ہے
کالبد صانع قدرت نے بنایا غم کا

خاک مین سب کو ملاتا ہے شب و روز فلک
کیا نشان یہان پہ سکندر کا ہے کیا ہی جم کا

شاد ناشاد مقولہ تو یہی ہے اپنا
ہے فنا سب کو بھروسا نہین اپنے دم کا

نظر آتا نہین جینا کسی صورت اپنا
حال بیحال ہے ہے ہے دم رخصت اپنا

آہ کرنا کبھی رونا کبھی تارے گنا
مشغلہ رہتا یہی ہے شب فرقت اپنا

غیرت گوہر نایاب بنا دیکھئے گا
چشم سے اشک جو نکلا دم رقت اپنا

خندا طالع بیدار پس مرگ لگا
دامن یار پہ ہے خون شہادت اپنا

عکس خوبی ہے نمایان دل روشن سے مرے
دیکھو اس آئینہ مین حسن لیاقت اپنا

موج دریا سے نہین ہم شناور کو کبھی
شاد کر سکتے ہین کیا اہل عداوت اپنا

زلف دوتا کا شب مجھے دیدار ہو گیا
کالی بلا سمجھ کے مین بیمار ہو گیا

جب سے بتان ناز کا دل یار ہو گیا
دنیا کے کاروبار سے بیکار ہو گیا

لا بد کھلا ہے عقدۂ گیسو کسیکا آج
شرمندہ مشک نافۂ تاتار ہو گیا

اوس ماہ وش کو رات جو دیکھا تو تھا گمان
خورشید شب مین آج نمودار ہو گیا

دل نقد دیکے یار کو سودا ہوا ہے شاد
رسوا ہر ایک کوچہ و بازار ہو گیا

اپنا وہ فتنہ گر نہین ہوتا
آہ کا کچھہ اثر نہین ہوتا

حور ہو یا پری ہو جو کچھہ ہو
تمسا پیدا البشر نہین ہوتا

ناتوانی سے بار ہے گردن
خوب ہوتا جو سر نہین ہوتا

منہ لگاتے نہین ہین سیمین تن
جبکہ مٹھی مین زر نہین ہوتا

ہم اگر اونکو نامہ بھی لکھین
تو کوئی نامہ بر نہین ہوتا

مفلس و بینوا ہین بس مشہور
ہاتھہ مین جبکہ زر نہین ہوتا

آزمائینگے جذبۂ دل کو
آہ کا تو اثر نہین ہوتا

ترک گلشن نہ بلبلین کرتین
خوف صیاد گر نہین ہوتا

وان عدو روز کیا نہین آتے
شاد کا ہی گذر نہین ہوتا

دوست دنیا مین نہین کوئی خدایا اپنا
اپنا سمجھے تھے جسے اوسکو نہ پایا اپنا

رشک اغیار کہان ہم رقیبان کیسی
دل ہی الفت سے تری جبکہ اوٹھایا اپنا

ضعف یہہ ہی تپ ہجران مین رہا تو آخر
دم نکل جائیگا اے رشک مسیحا اپنا

اشک ریزان ہے بہت دیدۂ گریان میرا
کر دے طوفان نہ بپا نالہ و افغان میرا

خوب ہی کہو لکے رویا مین تری فرقت مین
سوز دل پر نہ بجھا آہ مری جان میرا

آبلہ پا ہون چلون دشت جنون مین کیونکر
تشنۂ خون ہے ہر اک خار بیابان میرا

یون لگا کہنے دم قتل وہ قاتل مجھسے
روز محشر نہ پکڑنا کہین دامان میرا

یاد آئے جو شب ہجر مین دندان اوسکے
روتے روتے نہ تھما دیدۂ گریان میرا

رند ہون دیر و حرم سے مجھے مطلب کیا ہی
مہربان گبر ہے غمخوار مسلمان میرا

سرمہ آنکھون مین ہے اور پان کی ہے لب پہ سرخی
آج موجود ہے سب قتل کا سامان میرا

گر یہی صدمۂ ہجران ہی تو دیکھو آخر
دم نکل جائیگا نکلیگا نہ ارمان میرا

ہون مریض تپ ہجران مری صحت معلوم
دوستو ہوگا مسیحا سے نہ درمان میرا

جب سے ہے سلسلۂ زلف کا سودا مجھکو
پیرہن دھجیان ہے چاک ہے دامان میرا

روز کے رونیسے خوف اسکے الٰہی ہے مجھے
کر دے طوفان نہ برپا نالہ و افغان میرا

مین وہ ہون رند کہ رضوان نے لیا ہاتھون ہاتھ
چرچا کرتے ہی رہے گبر و مسلمان میرا

یہہ غزل دہوم کی اے شاد لکھی ہے مینے
سنکے محفل مین ہر اک ہوگا ثنا خوان میرا

ہوا ایسا تپ غم مین مری سوز جگر پیدا
جو منہ سے آہ نکلے ہے تو ہوتے ہین شرر پیدا

فنا کی راہ ہے موی میان مین سر بسر پیدا
گیا ملک عدم جسکو ہوا فکر کمر پیدا

الٰہی خود بخود آئے ہماری آہ وہ ستمگر
تو جانینگے کہ اس بت کے ہوا دلمین اثر پیدا

ہوا بیٹھے بٹھائے اک بت کافر پہ دل شیدا
الٰہی یہہ ہوا کیسا مرے درد جگر پیدا

قیامت جسکی ٹھوکر سے دم رفتار ہوتی ہی
نیا عالم مین یارب وہ ہوا ہے فتنہ گر پیدا

الٰہی کسطرح کاٹون شب فرقت قیامت ہے
نہ موت آتی ہے ہجر انمین نہ ہوتی ہے سحر پیدا

وہ ہین بے مثل اپنے حسن اور ناز و نخرے مین
میان ہوتے ہین دنیا مین کہان ایسے بشر پیدا

اگرچہ بار ہا سینچا ہے مینے آب دیدہ سے
ولے نخل تمنا مین نہین ہوتا ثمر پیدا

کبھی اشک اور کبھی لخت جگر آتے ہین چشمون مین
مرے گریہ مین ہوتے شاد ہین لعل و گہر پیدا

وہ جو رشک قمر نہین آتا
خواب بھر رات بہر نہین آتا

روز ہجران ہے یان شب دیجور
بن ترے کچھ نظر نہین آتا

اور تشویش دل کو ہوتی ہے
جلد جب نامہ بر نہین آتا

پس مردن مری فریاد یہ ہاے
کبھی وہ بے خبر نہیں آتا

کیا قیامت کو آئیگا ظالم
اب جو تو فتنہ گر نہیں آتا

جسکی الفت میں گھر سے ہوئے گھر
ہاے میرے وہ گھر نہیں آتا

یان تو ہے قدر اہل جوہر کی
شاد کو اک ہنر نہیں آتا

ظالم بہت ستم ہے اوٹھایا نہیں جاتا
تو غیر کو دیکھے تو یہ دیکھا نہیں جاتا

ہے ضعف یہانتک تپ ہجر انکی تمہاری
جون نقش قدم بیٹھ کے اوٹھا نہیں جاتا

ہان دیکھیں کرشمہ تو بتو نکو کرین سجدہ
یون ہے تو پتھر کوئی پوجا نہیں جاتا

مجنون ہین تو لیلی کے لئے کیون نہ پہرین ہم
دیوانہ سے اکجا کہین بیٹھا نہیں جاتا

اب درد غم یار سہارا نہیں جاتا
یہہ بار تو ہمسے اوٹھایا نہیں جاتا

داغون سے ترے دل ہے مرا رشک گلستان
پیرچیر کے سینہ تو دکھایا نہیں جاتا

وان مارے نزاکت کے قدم اوٹھ نہیں سکتا
صد حیف یہان ضعف سے جایا نہیں جاتا

چکر ہے مرے پانون مین اے شاد کچھہ ایسا
جون ہمسے بگولا کہین ٹھیرا نہیں جاتا

مے محبت جو پیتے پی ہے شراب لیکن مین کیا کرونگا
خرد سے کہتا ہون پارہ دل کباب لیکن مین کیا کرونگا

جو یاد قہر الہی آیا بدن گناہون سے تہر تہرایا
خیال رحمت کا دل مین آیا عذاب لیکن مین کیا کرونگا

جوانی ساری یون ہی گنوائی سفیدی سر کی ہے اب آئی
گنہ کی سنیہ ہے اب سیاہی خضاب لیکن مین کیا کرونگا

جو بھیجا قاصد بلانے وان پر کہا کہ ہم کیا کرینگے جاکر
تو بولا قاصد یہہ غصہ ہوکر جواب لیکن مین کیا کرونگا

پلاوہ مجکو شراب ساقی کہ جس سے رہجاے نام باقی
کہ مست ہون چشم مست سے مین شراب لیکن مین کیا کرونگا

ہاے بچنے کا نہیں اب دل شیدا میرا
بے طرح آج دہڑکتا ہے کلیجا میرا

دیکھکر اونکو جو آنسو نہ نکلتے اپنے
اسطرح راز نہوتا کبھی افشا میرا

غیر سے ملنے کا شکوہ نہین مجھکو پیارے — تیری تقصیر نہین ہے یہہ نصیبا میرا

خاک جلکر تپ فرقت مین ہوا آہ نکی — وہ جگر ہے مرا ظالم وہ کلیجا میرا

ہاے پھر حال دل زار سناؤن کسکو
شاد سنتے ہی نہین وہ کبھی قصہ میرا

نہ بزم یار مین مجکو ہی اک سرور آیا — جو میکدے مین گیا وہ ہی ہوکے چور آیا

مدام کرتا ہے جو چھیڑ چھاڑ رندون سے — ضرور عقل مین زاہد کی ہے فتور آیا

شب وصال وہ کیفیتین ہین شب بھر — شراب یار نے پی اور مجھے سرور آیا

جو میرا نام وہ لیکر پکارتے ہین کبھی — جواب دیتا ہون حاضر ہوا حضور آیا

تصور در دندان مین رات کیا رویا — بہا نہین او ٹھا وہ طوفان کہ اک تنور آیا

گئی جوانی تو یارب سیاہ رو نہ رہا — سفید بال نہ آئے خدا کا نور آیا

ابھی سے نام خدا اسکو بد دماغی ہے — سلام بھی نہین لیتے ہو وہ غرور آیا

کریم بخش خطائین کہ منفعل ہے شاد
گناہگار ترا اب ترے حضور آیا

اوس بت سفاک پر دل اپنا شیدا ہو گیا — اب تو بیت اللہ بھی دیکھو کلیسا ہو گیا

بھلا ہے کسیکا برا ہے کسیکا — وہ نا آشنا آشنا ہے کسیکا

نہین بے سبب یہہ سوزش جگر مین — ضرور اپنا دل مبتلا ہے کسیکا

مری بات پر وہ بگڑتے ہین ناحق — کسیکی شکایت گلہ ہے کسیکا

کسیکا ہے آج اور کل ہے کسیکا — وہ کب دشمن جان ہوا ہے کسیکا

چلی آتی ہے جو مہک مشک کی سی — صبا عقد گیسو کھلا ہے کسیکا

ہے حامی ترا جب خداوند عالم
تجھے شاد پھر خوف کیا ہے کسیکا

وہ شوخ فتنہ گر پرفن کسیکا
ہوا ہے دوست اور دشمن کسیکا

ہوائی چاند کے منہ پر اوڑیگی
جو دیکھیگا رخ روشن کسیکا

جو پوچھا حشر مین قاتل ترا کون
پکڑ لیجاؤنگا دامن کسیکا

وہان لائی ہے مجکو وحشت دل
جہان ہوتا نہین درشن کسیکا

پکڑ لوگے کلیجا درد سے تم
سنوگے گر کبھی شیون کسیکا

ہوا ہے نالۂ بلبل سے دل چاک
اوڑا لائی ہے یہہ شیون کسیکا

نہین لگتی صبا بھی گرد کے ساتھہ
اوڑا جاتا ہے وہ توسن کسیکا

نجاؤنگا کبھی جنت مین تنہا
پکڑ لیجاؤنگا دامن کسیکا

ہوئی ہے چاندنی مہتاب کی گرد
اوٹھا برقع پس چلمن کسیکا

جواب اک روز دینا ہے خدا کو
دکھا مت دل بیت رہزن کسیکا

کیا پامال جانان نے مگر ہاے
نجانا یہہ کہ ہے مدفن کسیکا

قیامت آئیگی جب دیکھہ لینا
کہ ہوگا ہاتھہ مین دامن کسیکا

محبت کس سے کی باتون مین آئے
ہوا ہے دوست وہ دشمن کسیکا

خزان ہے در پئے فصل بہاران
سدا رہتا نہین جوبن کسیکا

قیامت کیون نہ لائے شاد مجہپر
وہ رونا بر سر مدفن کسیکا ✝

جب وہ پہلو سے مرے اوٹھکے پریزاد چلا
جان چلی دل بھی کرتا ہوا فریاد چلا

کھینچکر تیغ پئے قتل جو جلاد چلا
مین بھی اوٹھکر پئے مقتل دل شاد چلا

قتل کرنیکے لئے جب مرے جلاد چلا
سر جھکائے ہوے مین بھی دل شاد چلا

ہمسری یہہ قد جانان کی کریگا کیا خاک
دو قدم باغ سے باہر نہین شمشاد چلا

تن سے گردن مری اکبار جدا ہوجاے
وار ایسا کوئی پھر او ستم ایجاد چلا

قیس کے روکے جنازہ پہ کہا لیلا نے
ہائے افسوس کہ یہہ باقی فریاد چلا

ہائے رے فصل بہاران مین یہہ پہوٹی قسمت
باغ تک بہی نہ قفس لیکے وہ صیاد چلا

بدحواسی سے اوڑے مرغ چمن کے طوطے
دام لیکر سوے گلزار جو صیاد چلا

چیخنے رونے لگے ہمنفسان گلشن
جب قفس باغ سے لیکر مرا صیاد چلا

کون ہے میرے جنازہ کا اوٹہانیوالا
قتل کرکے تو مجہے او ستم ایجاد چلا

تیرے اوٹہتے ہی پڑی بزم مین ایسی ہل چل
دل چلا ہوش چلا نالہ و فریاد چلا

ہوگیا حشر قیامت نے قدم چوم لئے
ناز و انداز سے جب دم وہ پریزاد چلا

وہ جنازہ پہ نہ روئے مری حسرت نہ گئی
بعد مردن بہی مین لیکر یہی فریاد چلا

سینکڑون غمزدے آئے گئے ہوکر دلشاد
ایک یہہ شاد تری بزم سے ناشاد چلا

فراق یار مین جب نالہ و فغان ہوگا
تو آسمان سے اک شور الامان ہوگا

خرامان تو جو کسی روز میری جان ہوگا
تو ایک حشر بپا زیر آسمان ہوگا

تڑپ تڑپ کے مسیحا بغیر تیرے ہائے
مریض عشق شب ہجر نیم جان ہوگا

ستا لو خوب بتو اور تم ستم کرلو
خدا کے سامنے یہہ ماجرا بیان ہوگا

بہار باغ لٹیگی خزان کے آتے ہی
نہ گل چمن مین نہ بلبل کا آشیان ہوگا

وصال یار کے ہم بہی مزے اوٹہائینگے
یہہ مہربان کبہی ہمپر بہی آسمان ہوگا

تمہاری زلف کی جانان بڑی کہانی ہے
وہ ماجرا نہین جو مو بمو بیان ہوگا

مین غیر سے کبہی سرگوشیان نہین کرتا
جو دیکہہ لیگا تو وہ شوخ بدگمان ہوگا

بتون کا حشر مین دامن وہ خود پکڑ لیگا
ہمارے قتل کا دعوے جسے بیان ہوگا

یہہ دل کی حسرتین نکلینگی دیکہنا او سنگ
مرے جنازہ پہ جب یار نوحہ خوان ہوگا

تلاش ہوی کمر مین بتون کی آخر شاد

سفر ہمارا کبھی سوے لامکان ہوگا

یہہ حال اپنا ہجر مین ای رشک حور تھا
دم دم یہ بیقرار دل ناصبور تھا

مرقد مین بھی تو چین نہ لینے دیا مجھے
دل سے کبھی خیال تمہارا نہ دور تھا

تم تو سوال بوسہ پہ اتنا بگڑ گئے
دل کی خطا تھی یہہ نہ ہمارا قصور تھا

فصل بہار مین جو اوجاڑے ہے آشیان
صیاد تو ہی میرا بتا کیا قصور تھا

ہجر آئین وہ خمار بھی باقی نہین رہا
پہلو مین یار تھا تو سراسر سرور تھا

کرتے تھے کیون وصال کی تنبیہ و عظا
کیا آپ کے دماغ مین حضرت فتور تھا

مردے اوٹھے مزار سے شق آسمان ہوا
نالے نے میرے ہجر مین پہونکا وہ صور تھا

بار فراق سر پہ اوٹھا لیتے کسطرح
سنگ الم سے شیشۂ دل چور چور تھا

کرتے نہ کسلئے ترے دربان کی منتین
وہ بھی تو اک سگ در والا حضور تھا

میت پہ ہائے تم جو نہ آئے نہین سہی
تربت پہ فاتحہ کو تو آنا ضرور تھا

وہ کیا اوٹھے کہ بزم سے رونق ہی اوٹھ گئی
اوس شمع انجمن کا ہی سارا ظہور تھا

دیکھا جمال یار تو غش آگیا مجھے
وہ رشک آفتاب سراپا ہی نور تھا

شب انجمن مین یار کو چھیڑا اثر کیا
پاس ادب تجھے دل شیدا ضرور تھا

اس بحر مین شگفتہ جو لکھی نہین غزل
یہہ تنگ قافیہ کا سراسر قصور تھا

یہہ حال بزم مین تھا کہ بادہ کشی سے شاد
جو تھا غرض کہ بیخبر و مست و چور تھا

سر ہمارا آج وقف تیغ بران ہو گیا
کام اپنا ہو گیا قاتل کا احسان ہو گیا

بت پرستی کرتے کرتے عشق یزدان ہو گیا
کیا خدا کی شان ہے کافر مسلمان ہو گیا

سخت جانی سے نہ دم نکلا چھری بہتیری بہت
قتل کرنے مین مرے قاتل بھی حیران ہو گیا

فصل گل مین بس ترے ہاتھون سے میرا ای جنون
چاک دامان ہو گیا ٹکڑے گریبان ہو گیا

واے ناکامی کہ وہ صیدِ زبون ہین ہم کہ ہاے
قتل کرکے خود مجھے قاتل پشیمان ہو گیا

اے مسیحا لے خبر جلدی تپ غم سے کہ اب
سوکھکر کانٹا ترا بیمار ہجران ہو گیا

ق

دیکھتا ہون کیا کہ اک حسرت برستی ہے وہان
جو گذر میرا سوے گورِ غریبان ہو گیا

بیکسی روتی تہی منہ رکھکے اونکی قبر پر
جنکا کرّ و فر یہان مثل سلیمان ہو گیا

حالِ دل باہم دم رخصت نہ کہنے پاے کچھ
وہ بھی گریان ہو گئے اور مین بھی گریان ہو گیا

جسطرف دیکھا نگہ بھر کر ہزارون مر گئے
کسقدر خونی ترا سوفارِ مژگان ہو گیا

جلکے مر جائیگی خلقت دیکھنا اے شاد تو
داغ سینہ کا مرے جسدن نمایان ہو گیا

جلوہ گر شب مین اگر وہ مہ کامل ہوتا
چاند کا منہ ہے جو پھر اوسکے مقابل ہوتا

ایسے ہم کاہیکو حیران و پریشان پھرتے
دل جو اوس زلف پریشان پہ نہ مایل ہوتا

ماہ کی تاب تھی جو دیکھ بھی سکتا اونکو
برقع چہرہ پہ اگر اونکے نہ حایل ہوتا

جا بجا دیکھ حسینان کو مچل جاتا ہے
یاالٰہی مجھے ایسا نہ دیا دل ہوتا

اسطرح خاک نہ صحرا کی اوڑاتا پھرتا
قیس وحشت مین جو پابند سلاسل ہوتا

آئینہ یون کبھی ہر بار نہین دیکھتا مین
سادہ رویون پہ جو دل اپنا نہ مایل ہوتا

واے تقدیر شہادت تو میسر ہوتی
خنجرِ یار سے مین ہاے جو بسمل ہوتا

مظہرِ شان الٰہی ہے بتون کا جلوہ
مین بغیر ان کے خدائی کا نہ قایل ہوتا

خون بہانے کی مرے ساری حقیقت کھلتی
اپنا اظہار جو قاتل کے مقابل ہوتا

محفلِ یار مین اے شاد تجھے لیجاتے
تو جو کمبخت وہان جانیکے قابل ہوتا

قتل کرنے کو مرے جبکہ وہ جلاد آیا
دیکھکر سوے فلک مجھکو خدا یاد آیا

آج گلشن مین جو وہ رشک پریزاد آیا
دوڑکر جا بقدم لینے کو شمشاد آیا

ہجر مین کیسا ہی عاجز دل ناشاد آیا
یار سے پر نہین کرنے کبھی فریاد آیا

بس نکل جائیگا دم ہچکیان لیتے لیتے
تو جو ظالم کبھی ہجران مین مجھے یاد آیا

ہاے ہم جسکی تمنا مین مرے خاک ہوے
وہ ہی مرقد پہ ہمارے نہ پے بیداد آیا

آستینین ہین چڑھین ہاتھ مین تیغ عریان
قتل کرکے تو کسے اے ستم ایجاد آیا

باغ مین ہنسنے تو مرغان چمن کا اتنک
کچھ تماشا ہی نہ دیکھا تھا کہ صیاد آیا

خاک مین سوئینگے آرام سے مرکر لیکن
تنگی گور کو دیکھا تو خدا یاد آیا

جب رکھا قبر مین مجکو تو لحد نے پوچھا
کوئی غمخوار ہے تیرا تو خدا یاد آیا

تر گلو ہوگا دم آب سے دیکھین کسکا
با طرف یار کا ہے خنجر فولاد آیا

ہوگیا گرد مہ و مہر کا جلوہ سارا
بام پر آج جو وہ رشک پریزاد آیا

خون کے گھونٹ پیے دل کو مسوسا ہمنے
عشق کا جب وہ مصیبت مین مزا یاد آیا

شاد ہون ہاے مین دیوانۂ گیسو کسکا
خواب مین بھی نہ کبھی وہ تو پریزاد آیا

تجھے آتا ہے ایدھر کی ادھر ظالم اڑا دینا
صبا میری طرف سے یار سے کچھ مت لگا دینا

کہے دیتا ہون مر جاؤن تو کرنا تم سلوک اتنا
مری میت پہ آنا اور مرا لاشہ اٹھا دینا

بشکل آئینہ تو مجکو مین دیکھا کرون تجکو
دکھا کے اپنا وہ جلوہ مجھے حیران بنا دینا

تھکا ہون منزلون کا اے خضر ہارا ہوا ہون مین
کوئی سیدھا سا کوے یار کا رستہ بتا دینا

ردیف باے موحدہ

بھر بھر کے جام کیون نہ پیون ارغوان شراب
کیفیتین دکھاتی ہے کیا کیا بیان شراب

ہون مین خراب کردۂ اونھین چشم مست کا
دیکھے جنھین تو نشہ مین ہو سرگران شراب

ساغر کسی نے اور صراحی کسی نے لی
لایا جو بزم یار مین پیر مغان شراب

کیا قطرہ قطرہ دیتا ہے کمظرف ایکبار
دے خم کا خم پلا مجھے پیر مغان شراب

کیا شیخ کا گلہ کرون کیا برہمن کا مین
اس دور مین تو پیتا ہے سارا جہان شراب

بادہ کشی کی یان نہ تمنا ہے ساقیا
پہونچینگے دست پیر مغان سے وہان شراب

بیہوش ایسا ہون کہ نہ ہوش آئے تا بحشر
وہ جام بھر کے دے مجھے پیر مغان شراب

زر ہو تو شاد ہی لگین پینے شراب کو
بے زر کے ہے نصیب کسیکو کہان شراب

اس دور مین کچھ ایسا زمانہ ہوا خراب
بادہ کشی کی آرزو رکھتے ہین شیخ و شاب

ٹھنڈی ہوا ہے ابر ہے اور یار بر مین ہے
یہہ وقت میکشی ہے پلا ساقیا شراب

وہ بادہ کش ہون مین کہ پس مرگ ساقیا
آئی صدا لحد سے مری یہہ کہ لا شراب

اب میکشی مین شاد مزہ آگیا ہمین
جل کر تپ فراق مین دل ہو گیا کباب

ردیف تاے فوقانی

وعدہ تھا شام کا پہ نہ آیا تمام رات
امید وصل مین نہ مین سویا تمام رات

احسان شب وصال مین اتنا تو مجھپہ ہو
مرغ سحر نہ بولے خدایا تمام رات

درمان مریض عشق کا تیرے نہ ہو سکا
تم کہا گیا ہے مسیحا تمام رات

یہہ حال ہے مرا تری فرقت مین ماہرو
آہ و فغان سے ہے رونا تڑپنا تمام رات

افسوس شاد سے نہین گفت و شنید بھی
غیرون کو اوسنے پاس سولایا تمام رات

اگر چھپتا نہ ہمسے کوچۂ دلدار یا قسمت
تو مجنون بنکے صحرا مین نہ پھرتے خوار یا قسمت

پڑی ہے خاک آنکھوں میں کسی کی راہ دیکھوں
ہوا ہے بند اوسکا روزن دیوار یا قسمت

یہہ بار غم مجھے سیدھا نہیں سر کرنے دیتا ہے
مرے سر پر پڑا ہے دامن کہسار یا قسمت

وہ سوتے ہی سے کیوں اوٹھتے لگاتا ٹھوکریں جاکے
جو ہوتا طالع خفتہ مرا بیدار یا قسمت

وہ آتے آتے گھر میرے گئے رستے سے پھر اولٹے
مقدر شاد میرا پھر گیا اکبار یا قسمت

ردیف جیم تازی

نازاں نہو جو پاس ترے زر اگر ہے آج
کل ہے گدا وہاں جو یہاں اہل زر ہے آج

بک بک کے مغز کہاتا ہے کیوں میرا واعظا
یہہ تو بتا کہ کل کی کسکو خبر ہے آج

قد جسکا دم میں عالم محشر بپا کرے
میری بغل میں دیکھیے وہ فتنہ گر ہے آج

چھوڑا تھا جسکے غم میں سلیمان نے تخت کو
مہمان وہ شاد رشک پری میرے گھر ہے آج

ردیف حاے حطی

نہ آئیگی کبھی اس سوز خوں چکاں کیطرح
ہزار سیکھے بلبل مری فغاں کیطرح

ستم ہے غیر پہ جاں دے وہ غیرت یوسف
جسے عزیز رکھا ہمنے اپنی جاں کیطرح

نثار تیر کو سینے تھے نوجوانی میں
وہ آخرش ہوے پیری میں جوں کماں کیطرح

ہے اس طرح میں غزل لکھنا غیر کو دشوار
یہہ شاد تونے نکالی نئی کہاں کیطرح

ردیف خاے معجمہ

کیفی ہے اور لطیف ہے یہہ کیسا آب سرخ
پی لے تو ہووے پیر جوان او شباب سرخ

کس لالہ رو کی بزم مین کی تشنگو میکشی
نکلا ہے آج شرق سے جو آفتاب سرخ

رنگت ہماری زرد اونہین دیکھکر ہوئی
غصہ مین وہ جو ہوگئے ہمسے شتاب سرخ

میناے چرخ مین ہے بھرا خون بلبلان
ہے کیا عجب کہ ابر سے گر برسے آب سرخ

اوس رشک گل کی ہجر مین آنکھون سے میری شاد
نکلے ہین میرے اشک برنگ شہاب سرخ

ردیف دال مہملہ

کیون نہ عشاق کو ہو کوچۂ دلدار پسند
عندلیبون کو ازل سے ہی ہے گلزار پسند

آبلہ پا ہے وہ کیا جسکو نہو خار پسند
خون ہو جاے وہ دل جو نہو آزار پسند

دل وہ کیا جسکو نہو ابروے خمدار پسند
سر وہ کیا جسکو نہو یار کی تلوار پسند

دام کاکل کے ترے دام نہ کیون افزون ہون
زلف کا سودا ہی ہوتا ہے خریدار پسند

سارے ہندی و فرنگی صنمان دیکھہ لیے
پر نہین آیا کوئی ہمکو طرحدار پسند

عادت جور و جفا خرچ کی کچھہ آج نہین
یہہ ستمگر تو ہمیشہ کا ہے آزار پسند

چین پاینگے نہین حضرت دل آپ کبھی
ان بتون سے جو ہمیشہ سے ہین آزار پسند

صاد ہے یار کی آنکھونپہ قسم قرآن کی
تیری آنکھین نہین ہین او نرگس بیمار پسند

تیر مژگان کا جو ہر دل پہ نشانہ مارے
وہ ہی آتا ہے ہمین ترک کماندار پسند

گفتگو یون تو رقیبون سے رہے ہے اونکی
آتی میری ہی نہین ہے اونہین گفتار پسند

لکھی ہے میر کے انداز پہ یہہ شاد غزل
کیا سخندان نکرینگے مرے اشعار پسند

ردیف زاے مہملہ

ہمسے چھوٹیگا بھلا کوچۂ جانان کیونکر
ہو گلستان سے جدا بلبل نالان کیونکر

موت آتی ہے نہ مجکو نہ وہ خود آتے ہین
پھر بتاؤ کہ مین کاٹون شب ہجران کیونکر

پھونکے ڈالے ہے تپ غم مجھے چپکے چپکے
یاالٰہی یہہ بجھے آتش پنہان کیونکر

نہ وہ روزانہ تکلم نہ وہ باتین نہ وہ پیار
آج آزردہ و غمگین ہو مہمان کیونکر

ہے توقع مجھے جنت کے ملے تیرے باعث
حشر مین چھوڑونگا جانان ترا دامان کیونکر

سانہہ اغیار کے افسوس وہ لائے تشریف
پھر کہو دل کے نکلتے مرے ارمان کیونکر

قابل داد ہے تونے یہہ غزل لکھی شاد
داد دیوے نہ تجھے کوئی سخندان کیونکر

نہین خال سیہہ ہے یار کے رخسار تابان پر
یہہ بیٹھا ہے مسیحا چشمۂ خورشید رخشان پر

تری زلف پریشان کی پریشانی ہے اک عالم
کف افسوس ملتا ہے مرے حال پریشان پر

مرے پہلو سے اوس شک قمر کو کیا اوٹھایا ہے
الٰہی آسمان ٹوٹے کہین زور رقیبان پر

نہین بعد فنا بھی بیکسون کو عیش حاصل ہے
کبھی روشن نہ دیکھا شمع کو گور غریبان پر

مضامین ہاے رنگین گلشن خاطر سے کر گلچین
لگا ہے حاشیہ پھر شاد بھی اپنا گلستان پر

قیامت ہے چلے ٹھوکر لگا کر
شہید ناز کی تربت پہ آ کر

برنگ شمع محفل مین بلا کر
اوٹھایا آخرش ہم کو رولا کر

تپ غم نے فراق گلرخان مین
ملایا خاک مین آخر جلا کر

قیامت ہے مرا خاکا اوڑایا
عدو نے اپنا وان نقشہ جما کر

[illegible]ہ خود آیا ہے فتنہ گر الٰہی
رقیبون نے نہ بھیجا ہو پڑھا کر

ستمگر دل کو راحت ہے اسی سے
نہ پہلو سے مرے پیکان جدا کر

کبھی شکوہ نہ لائینگے زبان پر
ستم کر جور کر تو یا جفا کر

بتان فتنہ گر نے یا الٰہی
مجھے کافر کیا جلوہ دکھا کر

اور سودا ہوا ہجران مین تری زلفونکی
تیرے وحشی کو پری جبکہ پنہائی زنجیر

نہوئی زلف مسلسل سے رہائی ہے ہے
مرقد قیس پہ گو ہمنے چڑہائی زنجیر

کشتگان عدم اوٹہے کہ قیامت آئی
جب تری زلف کے وحشی نے ہلائی زنجیر

خود ہون پابند اسیر حلقۂ زلف جانان
آہنی کیون حرخی حداد بنائی زنجیر

یا الٰہی ہوا کس زلف کا سودا مجکو
خواب مین جو مجھے دیتی ہے دکھائی زنجیر

شاد کرتے ہین وہان رند بہت سی ہو ہائے
جب سے میخانہ کی ساقی نے لگائی زنجیر

داغ دل تازہ ہوے فصل گلستان دیکھکر
زخم مین سوزش ہوئی پھر نے نمکدان دیکھکر

یارب بتون کی چاہ مین پانی ہوئی ہے آبرو
ڈوبا ہون کیسا چاہ مین چاہ زنخدان دیکھکر

ٹالی بلا پیچھے لگی گھیرا قضا نے آ مجھے
دام بلا مین پھنس گیا زلف پریشان دیکھکر

سکتہ ہوا اور دیکھیے اک بت کی صورت بنگئی
آئینہ حیران ہو گیا رخسار جانان دیکھکر

ہے بیکسی ہی بیکسی حسرت برستی ہے سدا
آتا ہے رونا کسقدر گور غریبان دیکھکر

جوش بکا نے میرے وہ طوفان اوٹہا دے گھڑی
پانی سمندر ہو گیا یہ چشم گریان دیکھکر

دیکھا پریشان جو مجھے زلف پریشان کیطرح
وہ بھی پریشان ہو گئے مجکو پریشان دیکھکر

اعمال بد کا ڈر مجھے مطلق نہین ہے عاقبت
ساری خطائین کی ہین یان اک تجکو جانان دیکھکر

تصویر دلبر دیکھیے پیش نظر ہے ہر گھڑی
رہتا ہون ہر دم شاد مین دیدار جانان دیکھکر

ردیف سین مہملہ

ہم کیا نرالے بیٹھے ہین اوس سیمبر کے پاس
بے زر ہمیشہ جمع رہے اہل زر کے پاس

رکھتے نہین سخی کبھی زر اپنے ہاتھ مین
دیکھا نہ سیم و زر کبھی اہل ہنر کے پاس

بے زر کے دیکھو قدر نہین آدمی کی کچھ
توقیر ہے جہان مین جو زر ہے بشر کے پاس

ایسا بگڑ گیا کہ وہ سنورا نہ حشر تک
بیٹھا جو دو گھڑی کوئی اوس فتنہ گر کے پاس

قاصد نہین صبا نہین پیغامبر نہین
خط کسکے ہاتھ بھیجدون اوس بے خبر کے پاس

یہہ دیکھنا رقیب کا ہوگا نہ پھر گذر
جب شاد گھر بنائینگے ہم اوسکے گھر کے پاس

ردیف فا

وہ دیکھتے ہین لطف سے اغیار کیطرف
ہم دیکھتے ہین چرخ ستمگار کیطرف

یارب تو شرم رکھیو کہ تنہا ادہر ہو مین
ہے اک خدائی اوس بت اغیار کیطرف

چڑھ بنتی ایسی پھر کبھی لینے نہ دیتا چین
ہو جاتا آسمان جو کبھی یار کیطرف

ق

دو تیغ اک نیام مین آتی نہین کبھی
تم غیر کی طرف رہو یا یار کیطرف

سنکر وہ بولے طیش سے کیا خوب ہے بھی
تیری طرف کبھی کبھی اغیار کیطرف

پردے مین بیٹھے بھی وہی لپکا ہے آنکا
غرفے سے جہانک لیتے ہین بازار کیطرف

بیت الصنم ہے کعبہ ہمارا تو شیخ جی
ہم پڑھتے ہین نماز در یار کیطرف

یاد آگئی جو مستی چشم نگاہ یار
دیکھا کیا نہ نرگس بیمار کیطرف

کیا لذت خلش ہے کہ ہر پا کے آبلہ
ہر ہر قدم پہ دیکھتے ہین خار کیطرف

جانے نہ دینگے ہونگے کھڑے راہ روک کر
ملجائینگے کبھی جو وہ بازار کیطرف

لو جان سے مارے جاتے ہین بس اس خطا پہ شاد
دیکھا تھا اونکی ابروے خمدار کیطرف

یہہ وقت مینوشی کا ہے رکھہ تو نہ نادان اکطرف
ٹھنڈی ہوا ہے اکطرف سبزہ ہے یاران اکطرف

ہے میکشی کا تب مزا جبکہ ہو بغل مین دلربا
ہو شیشہ پہر اک پر فضا صحن گلستان کی طرف

ردیف قاف

اوس دلربا کا جب سے الہی ہوا فراق
گویا کہ جان و تن مین مرے ہوگیا فراق

امید زیست کیا ہے جو یہہ ہی رہا فراق
دشمن ہے میری جان کا ستمگر ترا فراق

بیجان ہون کہ جان ہی تن سے نکل گئی
جب سے بتون کا مجکو الہی ہوا فراق

آ اب تو اے مسیح کہ حالت ہے نزع کی
کہینچے ہی جان کو تن سے ستمگر ترا فراق

مین ہجر یار مین بہی تو تنہا نہین رہا
مونس رہا ہے غم مرا ہمدم رہا فراق

بہر خدا اب تجہے نہ رہا پاس ننگ و نام
ایسا بتون کا شاد ہے تجکو لگا فراق

ردیف کاف

کہو بیٹھے جنکے ہجر مین ہم جسم و جان تلک
الفت کا اپنی اونکو نہین ہے گمان تلک

کر دیگا خاک کوہ و چمن شہر و دشت کو
پہونچیگا اپنا نالۂ سوزان جہان تلک

گر ہے یہی تصور رفتار ناز یار
کہو دیگا آخرش یہہ مرا جسم و جان تلک

زیبا نہین ہے حسن دو روزہ پہ یہہ غرور
قایم رہا نہ حسن کوئی جاودان تلک

تڑپا [?] ہون مرغ کشتہ کی مانند ہجر مین
یارب بتون کے جور اوٹہاؤن کہان تلک

ایسا غم فراق مین ہے شاد ناتوان
ممکن نہین کہ پہونچے تری آستان تلک

ستمگر تیری فرقت مین ہوا ہون ناتوان یان تک
جگر سے لب تلک آتی نہین ہے اب تو افغان تک

ہما کہاتے نہ میری استخوان اے دوستو دیکہو
یہہ پہونچا دو خبر میری سگان کوے جانان تک

غزال دشت و مجنوں آ میں استقبال کو میرے / تری زلفوں کی وحشت میں اگر جاؤں بیاباں تک

ہوئی برہم ہے پیچ و تاب سے کیوں زلف جاناں ہے / اگر دست عدو پہونچا نہیں ہے زلف پیچاں تک

یہ سودا ہے ترے مجنوں کو فصل گل کے آتے ہی / اوڑایا دھجیاں کر کر گریباں سارا داماں تک

ہماری آہ آتشبار نے برپا قیامت کی / چمن پہونکا جہاں پہونکا ہی اور پہونکا نیستاں تک

لب رنگیں جاناں نے بہایا خون ہے عالم کا / غریق خوں ہے دیکھو کاں میں لعل بدخشاں تک

ہمارے سامنے بلبل نکات عشق کیا جانے / ابہی وہ طفل مکتب ہے پڑہا ہے اونسے گلستاں تک

بصد منت کہا صیاد سے بلبل نے رو رو کر / خدارا فصل گل میں تو قفس لیچل گلستاں تک

جو میرے گہر کبہی آئے تو ساتہہ وہ اغیار کو لائے / کبہی تنہا نہ آئے شاد وہ افسوس ہے یاں تک

رویا فراق یار میں یارو یہاں تلک / ڈوبی زمیں پانی چڑہا آسماں تلک

پہونکا تپ فراق نے اے شاد یاں تلک / جل جل کے خاک ہوگیا ہر استخواں تلک

صدمے ترے فراق کے وہ وہ اوٹہائے ہیں / ہوش بہی تو ہم نکرین الاماں تلک

دیتے ہیں بات بات پہ جاں وہ رقیب کی / یارب عدو نے اونکو چڑہایا یہاں تلک

دم لینے کا بہی ضعف سے یارا نہیں رہا / سینہ سے تا بلب نہیں آتی فغاں تلک

طوفاں نئے اوٹہاتے ہیں ہر روز اک عدو / روؤں میں انکی جان کو الہی کہاں تلک

کیسا کلام نام بہی لیتے نہیں مرا / وہ بدگماں ہوئے مری نسبت ہے یاں تلک

محشر ہوا زمیں پہ ہلا کاخ آسماں / نالوں نے میرے شور مچایا یہاں تلک

اوس رشک ماہ کی ہے جفاؤں کا کیا گلہ / پیر جور آسماں اوٹہاؤں کہاں تلک

لائی ہے ہمکو وحشت دل کیسے دشت میں / یاں غمگسار ہے نہ کوئی مہرباں تلک

ردیف گاف فارسی

دکھا رہی ہے تری شوخ گلفشانی رنگ
ہوا بساط زمین دیکھہ ارغوانی رنگ

چمن مین دیکھیے کیا گل کھلے ہین رنگ برنگ
ہے سرخ رنگ کوئی کوئی زعفرانی رنگ

پسند آئے نہ کیون میرا سبزہ رنگ مجھے
نظر کو تازگیان دے ہے جیسے دھانی رنگ

وہ رشک گل مجھے دیکھے تو کھل کھلا کے ہنسے
الہی دے مرے چہرہ کو زعفرانی رنگ

ترے شہید کے ماتم مین دیکھہ اے قاتل
پسند آیا ہے سوسن کو آسمانی رنگ

ہے صبح عید کی اور فصل گل ہے اے ساقی
شراب دے مرے ساغر مین ارغوانی رنگ

خدا کیواسطے پیری مین میری تسکین کو
دکھا دے پھر مجھے اے عالم جوانی رنگ

یہہ کسکے عارض گلرنگ کا ہے عکس پڑا
ہوا ہے ساغر مے شاد ارغوانی رنگ

ردیف لام

خدا ہین یہہ بت دل لگانیکے قابل
رہے پر نہ ہم جور اوٹھانیکے قابل

نہ پوچھو شب ہجر کا ماجرا تم
نہین ہے یہہ قصہ سنانیکے قابل

بگڑ کر گیا ہے وہ آئینہ رو
رہے ہم نہ اب منہ دکھانیکے قابل

فلک کی ہوئی پشت جس سے خمیدہ
وہ ہے بار ہم اوٹھانیکے قابل

موا ہون بعشق بتان سو بتون مین
ہے لاشہ مرا بس جلانیکے قابل

تملق مین اعدا کی کیون آگئے ہو
یہہ کتے نہین منہ لگانیکے قابل

چڑھاتے ہو کیون سر پہ زلفونکو اپنی
یہہ موذی نہین سر چڑھانیکے قابل

ارے چرخ بس کیون ستم کر رہا ہے
ہمین ہین ترے کیا ستانیکے قابل

ہے بستر سے یان ضعف مین اوٹھنا مشکل
کہان تاب ہے وان تک جانیکے قابل

نہو شاد تو ہجر مین اشک ریزان

یہہ موتی نہین ہین بہانے کے قابل

فراق یار مین آہ و بکا سے کیا حاصل
دلا نہ گریہ سے ہوویگا مدعا حاصل

ہزار تلخی ہجران گوارا کین ہمنے
ولے نہ ایک ہوا وصل کا مزا حاصل

خدا کرے کہ وہ قاتل ہمارے زخمون پر
نمک چھڑک دے تو ہو اور بھی مزا حاصل

خدا سے ڈر ارے ظالم کہ بینوا ہین ہم
فلک ستانے سے میرے تجھے ہے کیا حاصل

ردیف میم

ہرگز نہوون جدا بت ناآشنا سے ہم
مانگین گے صبح و شام دعا یہہ خدا سے ہم

وہ سخت جان بنے ہین مثال شب فراق
کٹتے نہین ہین آپکی تیغ جفا سے ہم

لکھینگے ہان ترے گل رخسار کی صفت
شنگرف لینگے تیرے رنگ حنا سے ہم

ساقی نہو چمن مین نہو جام مے نہو
ہین مست بوسۂ لب شیرین ادا سے ہم

لائی خبر نہ اوس گل رعنا کی تو کبھی
کہتے ہین بار بار یہہ باد صبا سے ہم

آئے شب فراق نہ کیا کیا خیال زلف
ڈرتے اسی وجہہ سے ہین کالی بلا سے ہم

اےدل بیان تیری زفتار کیا کرون
جوش جنون مین چلتے ہین آگے صبا سے ہم

یہہ شاد کی دعا ہے خداے کریم سے
ہرگز نہوون جدا بت ناآشنا سے ہم

کردینگے خاک چرخ کو سوز جگر سے ہم
عالم کو پھونک دینگے اسی اک شرر سے ہم

صد حیف ہے اونہین نہین اتبک ہے اثر
امید کیا رکھینگے فغان کے اثر سے ہم

گر آ بکے مل گئی ہمین تیری کمر پری
تو باندہ لینگے صاف اوسے تار نظر سے ہم

کہہ اور کچھہ کہا ہے زبانی مرے لئے
بدرہ کے پوچھتے ہین یہی نامہ بر سے ہم

بعد از شب وصال نہ فرقت خدا دکھاے
مرجائین کاش رات مین پہلے سحر سے ہم

اشک آتے ہین کبھی چشمون مین لخت دل
ہین ہمسر چشم آپ کے لعل و گہر سے ہم

تمثیل اور کچھ نہین رخسار یار کی
تشبیہ ایک دیتے ہین شمس و قمر سے ہم

اوس بت کو خدا بنائینگے ہم
کیون دیر سے کعبہ جائینگے ہم

چاہ ذقن صنم کے مارے
اب چاہ مین ڈوب جائینگے ہم

کیون اونکی کمر کی جستجو ہے
کیا ملک عدم کو جائینگے ہم

سوز جگری عیان نہوگا
وہ کہتے ہین خط جلائینگے ہم

وہ شمع انجمن کہان ہے
پروانہ سان لو لگائینگے ہم

لیلی مین ہے لاے نفی ہستی
مجنون کو سبق پڑہائینگے ہم

جائینگے نہ اونکے کوچہ سے ہم
گر جان سے بھی اپنی جائینگے ہم

گر سوز جگر زبان پہ آیا
اک دم مین جہان جلائینگے ہم

تدبیر کا چھوڑ کر سہارا
تقدیر کو آزمائینگے ہم

جان جائیگی شاد کی پیارے
مت کہاؤ قسم کہ جائینگے ہم

دوئی کو کرینگے دور دیکھو جو نقش ہستی مٹائینگے ہم
فنا جو ہونگے تو ایک ہونگے خودی خدا ہی بن جائینگے ہم

ہزار آفات و رنج و ماتم نہ سر پہ اپنے اوٹھائینگے ہم
قسم خدا کی تو ایسے اپنے نہ دلکو اتنا لگائینگے ہم

مٹا دیتے ہین اے عزیزو جو اپنی کرنی پہ آئینگے ہم
تو نالہ پر شرر سے اپنے زمین کو سر پر اوٹھائینگے ہم

ہزار حشمت سے ساتھ غیرون کے بزم جانان مین جائینگے ہم
بٹہا کے اپنی بغل مین اونکو تو تمکو جلائینگے ہم

ٹونہ کرینگے یا کوئی جادو کرینگے ہم
رام اپنا آج تمکو پری رو کرینگے ہم

بوس و کنار کے تو اوٹھائینگے لطف غیر
اور جان نثار تیغ بہ ابرو کرینگے ہم

جائینگے بھول صدمۂ تاریکی لحد
قبر مین یاد جب ترے گیسو کرینگے ہم

باہر نکل ہی آئینگے چشمون سے اشک تر
کتنا ہی ضبط گریہ مین آنسو کرینگے ہم

اخبار مین چھپے گا ہمارا جو تذکرہ
بدنام ساتھ تمکو بہی پیرو کرینگے ہم

بد ذاتیون سے غیر کی آئینگے تنگ جب
ناچار اپنے یار کو بدخو کرینگے ہم

باغ بہشت و حور کے جلوہ کو دیکھکر
ہر وقت یاد تمکو بہی پیرو کرینگے ہم

سنتا نہین ہے کوئی ہماری کہانیان
کس سے کہین یہہ قصہ ہی یکسو کرینگے ہم

تسخیر تو زور کچہہ نہین چلتا ہے ستم
ناچار اپنے دل ہی قابو کرینگے ہم

گر جائے یہہ نہ گنبد ہفت آسمان کہین
جس روز شاد نالہ و یاہو کرینگے ہم

ردیف نون

کچہہ ایسے مضطرب فرقت مین تیری یار پھرتے ہین
کبہی صحرا کو جا کبہی سوے گلزار پھرتے ہین

نہایت مضطرب ہوتے ہین اور بیزار پھرتے ہین
ترے در سے جو ہم مایوس لے دیدار پھرتے ہین

غضب ہین جو وہ ہاتہہ مین لئے تلوار پھرتے ہین
کفن باندہے ہوے ہم بہی سے یان تیار پھرتے ہین

وہ ایسے پارسا کافر ہوے اللہ رے گمراہی
بتون کے عشق مین ڈالے ہوے زنار پھرتے ہین

خدا سمجھے رقیبون کو یہہ وہ جلاد ہین ہر دم
ہمارے قتل پر باندہے کمر طیار پھرتے ہین

کوئی کہتا ہے سودائی کوئی کہتا ہے دیوانہ
تعشق مین تری زلفون کے ایسے خوار پھرتے ہین

مسیحا ہین ترے دیدار کے ممکن نہین صحت
عبث کرتے ہو چارہ فکر غمخوار پھرتے ہین

کمین مین اپنی بیٹھے ہین عدو اللہ حافظ ہے
ہم انکی گہات سے غافل نہین ہشیار پھرتے ہین

یہہ سودا ہے نہین اوس غیرت یوسف کا مدت سے
لئے نقد دل و جان ہم سر بازار پھرتے ہین

الہی خوف ہے وہ بدگمان مجھسے نہو جاے
بہت غیبت مری کرتے ہوے اغیار پھرتے ہین

جلاتے آپ نالین مگر ہے واسطہ تجہہ سے
ترے سایہ تلے ہم چرخ کجرفتار پھرتے ہین

خدا جانے یہہ کیسا پا تو مین چکر ہوا پیدا

مدام اے شاد ہم جو آسمان گرد پھرتے ہین

بحکم شیر گو طیار زندان ہوتے جاتے ہین
یہان کچھہ اور ہی وحشت کے سامان ہوتے جاتے ہین

شب تاریک مین کیونکر مین اس عقدہ کو کہولونگا
رقیب روسیہ اون کے نگہبان ہوتے جاتے ہین

سخن مین شاد تو ہوجائیگا نامی زمانے مین
سخندان بھی تیرے اب ثنا خوان ہوتے جاتے ہین

ملک عدم تلک بھی تو آتی نظر نہین
ظاہر ہوا ہمین کہ تمہارے کمر نہین

سچ کہتا ہون کہ تجسا زمانے مین ہے کہان
غلمان نہین ہے حور نہین ہے بشر نہین

لا تو بھی کہینچکر اونہین اے جذب دل یہان
آہ و فغان مین میری رہا اب اثر نہین

طول شب فراق کی کیا داستان کہون
یہہ شب وہ ہے کہ شام کی جسکی سحر نہین

قسمت کا یہہ لکہا ہے کہ اوس تنک حور کو
نامہ بھی گر لکہا تو کوئی نامہ بر نہین

اخبار غیر وان چلی آتی ہین رات دن
کیا بیخبر ہین ہم بھی کہ ہمکو خبر نہین

رنج معاش گر نہو فکر معاد ہے
آرام شاد ہمکو کسی طور پر نہین

کس دم تمہارے ہجر مین لب پر بکا نہین
وہ روز کونسا ہے جو محشر بپا نہین

کس دم وہ ہمیشہ پر سر جور و جفا نہین
ہان ہے نہین تو لطف نہین یا عطا نہین

ق

شکوہ جو کرتے ہین وہ جاتے ملے مجھے
مینے کہا کہ تمسا کوئی مہ لقا نہین

اکدن کبھی نہ حال پہ میرے کیا کرم
یہہ تو کوئی طریقۂ اہل وفا نہین

کہنے لگے وہ تیوری چڑہا منہ کو پہیر کر
کیون دل لگاو ہمسے کہ ہم باوفا نہین

سلیمان زمان کو نامہ ہم تحریر کرتے ہین
پریزادانہ مضمون اسلیئے تسخیر کرتے ہین

سوال بوسۂ لبہاے رنگین جب مین کرتا ہون
بگڑ جاتے ہین وہ اور روبرو شمشیر کرتے ہین

کبھی وہ پان کہاتے ہین کبھی مہندی لگاتے ہین
غرض کرتے ہین جو کچھہ قتل کی تدبیر کرتے ہین

ہوئی حالت بری اوس نوجوان کے ہجر مین ایسی
حقیقت سے مگر واقف نہین ہین حضرت ناصح

تاسف دیکھکر مجکو جوان و پیر کرتے ہین
جو رندان سیہ کش ہین سدا تقریر کرتے ہین

جگر شمشیر فلک کا شاد پہٹ جاتا ہے گردون پیر
شب فرقت مین جب ہم نالۂ شبگیر کرتے ہین

کرون کیا مین بیان فراق الم مرے خامے کو تاب رقم ہی نہین
رہا خون بدن مین نہ میرے صنم مری آنکھون مین نام کو نم ہی نہین

کہا مینے کہ مرتا ہون تجہپہ میان لگا کہنے وہ ہنسکے یہہ جان جہان
تری زندگی بہاتی ہے کسکو یہان ترے مرنیکا مجکو الم ہی نہین

کہا مینے جو شکوۂ جور و جفا تو جواب مین وہ بت ہوش ربا
لگا کہنے کہ جہوٹا ہے تیرا گلہ مری عادت جور و ستم ہی نہین

ہمین دل وہ ملا ہے بروز ازل کہ نہ قابو مین اپنے ہے ایک بہی پل
مرے پہلو سے جاتا ہے صاف نکل اسے خوف جفا و ستم ہی نہین

نظر آیا اسے جہان کوئی صنم گیا پہلو سے کر مرے صاف یہہ رم
ہوا شاد یہہ دل مجہے باعث غم مجہے جانیکا اسکے الم ہی نہین

تیری فرقت مین ہوا کرتے ہین
پند گو وعظ و نصیحت کرکے
تیر پہلو سے نکالین ہین وہ

یاد کر کے تجکو جیا کرتے ہین
جوش وحشت کو فزا کرتے ہین
جان کو تن سے جدا کرتے ہین

یاد مین کاکل شبگون کی شاد
رات بہر آہ و بکا کرتے ہین

گذر اپنا کسی ڈہب گر نہوگا کوی جانان مین
چمک ہے عارض جانان کی یون زلف پریشان مین

تو کہدو قفس سے آتے ہین حضرت ہم بیابان مین
چمک جاتی ہے بجلی جسطرح جیسے ابر باران مین

الہی اس جنون کے ہاتھہ لوٹین جوش وحشت مین — نچھوڑا تار بہی باقی مرے جیب گریبان مین
جگر خون ہے غزالان ختن کا رشک نے مارے — وہ خوشبو ہے معطر یار کی زلف پریشان مین

غضب ہے کہان وہ شاد شہد و قند و شکر مین
مزا کچہہ اور ہی ہے بوسہ لبہائے جانان مین

بتان فتنہ گر بچپن ہی سے چنچل نکلتے ہین — عجب قدرت خدا کی ہے یہہ کمسن چلبلے ہین

آمد فصل خزان گل کی زبانی پا گئین — شاخ گل پر بلبلین بیٹھی ہوئی تہرا گئین
باب پنجم یاد کر سنت خدا کے بعد — یہہ گلستان کا سبق ہین بلبلین بتلا گئین
اب تو دکھلا دو بتان سنگدل دیدار تم — انتظار دید مین آنکہین مری پتہرا گئین
آمد آمد کس گل رعنا کی ہے گلزار مین — بلبلون نے شور اوٹہا رکہا ہے کیا اترا گئین
راز دل کہنے کو تہے پر کہہ سکے منہ سے نہ کچہہ — کہتے کہتے اونکو آنکہین دیکہکر شرما گئین

رنگ بیگانہ اب کیونکر ترا باغ سخن ✤✤
شاد بلبل کو تری رنگین ادائین بہا گئین

نہان سینہ مین اپنے مشرقستان ہم بہی رکہتے ہین — کسی خورشید رو کا داغ ہجران ہم بہی رکہتے ہین
کرے صحرا کو خالی اور استقبال کو آئے — کہو مجنون سے اب عزم بیابان ہم بہی رکہتے ہین
سر ورحشر اے ساقی پلائے آب کوثر کے — نہین ہاتہون سے تیرے یہہ توارمان ہم بہی رکہتے ہین
بہار گل یہان وہ دیکہتے پہرتے ہین گلشن مین — یہان داغون سے سینہ کو گلستان ہم بہی رکہتے ہین

نکلتے شاد ہین مضمون رنگین میر نالہ سے
غزلخوانی مین بانگ عندلیبان ہم بہی رکہتے ہین

تلطف یہہ کب فتنہ گر کرتے ہین — ستم کرتے ہین ہان اگر کرتے ہین
تجہے یاد شب مین اگر کرتے ہین • • تو آہ و بکا تا سحر کرتے ہین
جو ہم عشق سیمین تنان کرتے ہین • کیسکا ہی کیا صرف زر کرتے ہین

کبھی روتے ہین اور کبھی ہنستے ہین ترے ہجر مین دن بسر کرتے ہین

کیونکر نہ ہجر یار مین آہ و بکا کرین
محشر ہے ہم بھی اور قیامت بپا کرین

آجائین سامنے تو ملین ہین تپاک سے
دشنام مجکو لاکھ وہ بیجے دیا کرین

دیکھے بغیر یار کے صحت نہ ایک ہو
یون لاکھ میری حضرت عیسی دوا کرین

امید ہے اگر تو ہے اوسکی جناب سے
کس سے میان خدا کے سوا التجا کرین

انکار صاف کر دیا جب نامہ بر سے شاد
خط کا جواب لاکھ وہ بیجے لکھا کرین

بعزم صید اوسنے جبکہ ڈالے تیر ترکش مین
تو آہو چوکڑی بہولے ہوا شیر فلک غش مین

وہ شوخ فتنہ زا بیمثل ہے خوبان مہوش مین
نگہ مین ناز ہین آن و ادا مین قد دلکش مین

تپ الفت کی تیزی سے یہہ ہر آن شے مین حرارت ہے
جہنم مین دل عشاق مین اور سنگ آتش مین

اسیر ایسا ہوا ہون مین کمند زلف دلکش مین
رہائی ہو نہین سکتی مری جان ہی کشاکش مین

کیا ایک ہی نگہ مین اہل ایمان کو خرابانی
پھر الجھیہ ایسا افسون ہے تمہاری چشم میکش مین

ہمین منظور اعدا کا سنانا ہی نہین ورنہ
خدا جانے قیامت ہے ہماری آہ سرکش مین

رخ رنگین جانان پر خط مشکین نکل آیا
یہہ دیکھو قدرت صانع اوگا ہے سبزہ آتش مین

جو دن کو دیکھتا ہون گیسوے دلدار کا عالم
تو ساری رات گذرے ہے خیال روے مہوش مین

قمار عشق مین جو چوکا تو نرد مدعا ہارا
تو اس بازی مین آیا شاد ناحق پیچ اور شش مین

سر دہی رنج سے آدمی ہین شل نالہ میرا جو شعلہ بار نہین

کہون مین کیا ستم روزگار کی باتین
بڑا ہی قصہ ہے لیل و نہار کی باتین

عدو سے کرتے ہین جو لحظہ لحظہ سرگوشی
سنینگے خاک وہ مجھ جان نثار کی باتین

فراق یار کی جب داستان سناتا ہون
تو خلق سمجھے ہے روز شمار کی باتین

چمن مین کرتا ہون جا جا کے گل سے سرگوشی
جو یاد آتی ہین اوس نو بہار کی باتین

عدو کا منہ ہے جو غیبت مین او لنے بات کر کر
جنون سے دو بدو ہوتی ہین یار کی باتین

ہماری طرح سے سنکے وہ بیقرار نہون
لکھی نہ خط مین ہین یون انتظار کی باتین

مثال بید کی دل کانپتا ہے شاد اپنا
جو یاد آتی ہین روزِ شمار کی باتین

تری تلوار سے بسمل ہوے ہین
ہمارا احسان ترے قاتل ہوے ہین

جو کرتے جبر پر ہین صبر ہر دم
وہی اس عشق مین کامل ہوے ہین

فراق یار مین بس جان سے ہین تنگ
مزے الفت کے یہہ حاصل ہوے ہین

طلب ہے مرہم زنگار کی پھر
ہرے مدت مین زخم دل ہوے ہین

خدا کی شان ہے اے حضرتِ شاد
بتون پر آپ بہی مایل ہوے ہین

تجلی وادیِ ایمن کی ہے رخسار جانان مین
سراسر جلوۂ حق یار کے ہے روی رخشان مین

تپ غم سے لگین سارے بدن کی استخوان پہکنے
الہی خیر کیجو اب لگی آتش نیستان مین

برنگ گل کریگا چاک دامان اپنا وحشت سے
ہوا مجنون کو جب جوش جنون فصل بہاران مین

گہلایا ہے غم ہجران نے یہانتک بیوفا مجکو
فقط اک جان باقی ہے ترے بیمار ہجران مین

ہوا آخر نہ وصل یار ہمکو زندگانی مین
شب عمر رواں گذری اسی قصے کہانی مین

شب غم کا جو مین قصہ لگا کہنے تو وہ بولے
ہمارا دل نہین لگتا سنو ایسی کہانی مین

طبیعت انجمون سے کیا منہ لال ہم پہنچتی کہین تمہیر
عجب ہی کیف ہے واعظ شراب ارغوانی مین

یہہ دیکہو تم ہمارے دیدۂ پرنم مین خون آیا
تماشا دیکہنے والو لگی ہے آگ پانی مین

کسی سے لذت غم آشکارا کہہ نہین سکتے
مزا کچھ ایسا آیا ہے ہمین سوز نہانی مین

ہوا سے باتین کرتے تہے گلون سے لگ کے چلتے تہے
بلا تہے اے صبا ہم بہی کبہی وقت جوانی مین

ہر اک شے مین عیان تیرے رخ روشن کا جلوہ ہے
کہین سنگ مین یاقوت مین لعل یمانی مین

ہوے پیری مین دیکہو شاد بہی اب پارسا کیسے
دمادم جو مے گلرنگ پیتے تہے جوانی مین

مثال اوس گل کی گلشن مین نہ اوس سا گلعذار اونہین
کہینگے ہم بروے بلبل شیدا ہزارون مین

بدولت خاک کی دیکہو دل آئینہ روشن ہے
صفائی دل کی گر چاہو تو بیٹہو خاکسارون مین

کسیکی آہ کا یارب اثر تجہپر نہ پڑ جاے
خدا کیواسطے اے بت نہ بیٹہو بیقرارون مین

دل مضطر کی میرے بیقراری ہی نہین دیکہی
وگرنہ برق ہرگز دم نہ مارے بیقرارون مین

بہار باغ عالم کے مزے لوٹے ہین یارون نے
رہے ہین ہم برنگ بلبل شیدا نگارون مین

رقیب دشمن جان کی تو دیکہو فتنہ انگیزی
کرا اونسے رازدارون مین ہے میرے غمگسارون مین

نہ تیرے روی روشن کا سا جلوہ چاند سورج مین
نہ افشان کی تری ذرہ نمائش ہے ستارون مین

کوئی قیصر پہ نازان کوئی ہے ملک پر نازان
کوئی ہے خاکسارون مین کوئی ہے تاجدارون مین

تری رفتار محشر زا جو اے رشک قمر دیکہی
تدرو اپنا خرام ناز چہوڑے کوہسارون مین

دم رفتار برپا کی قیامت اوسکی ٹہوکر نے
اوٹہے خواب عدم سے سینکڑون مردے مزارون مین

ہوا ہے آسمان اے شاد میری جان کا دشمن
عدو بہی آجکل شامل ہے اونکے دوستدارون مین

ہوگا جہان مین تم سا کوئی بیوفا نہین
وعدے کیے ہزار مگر اک وفا نہین

اپنا جہان مین تیرے سوا آشنا نہین
تو آشنا نہین تو کوئی آشنا نہین

عہد پورا کرین عادت ہے یہہ خوبان مین نہین
ان کے مذہب مین نہین انکے یہہ ایمان مین نہین

رات کاٹے نہین کٹتی عجب اندہیر ہوا
صبح کہتے ہین جسے وہ شب ہجران مین نہین

یاد کرتی ہے ابہی تک سبق گل بلبل
باب پنجم ابہی دیکہا ہے گلستان مین نہین

ساربان کہتا تہا اب غیر خیال لیلے
قیس کا کوئی بہی غمخوار بیابان مین نہین

تم جو بدنام مجھے کرتے ہو اغیار کے ساتھہ
اپنا منہ ڈالکے دیکھا ہے گریبان مین نہین

جلوہ اوسکا تو ہر اک رنگ مین آتا ہے نظر
دیکھہ پاؤن مین جو ان آنکھون سے اسکا تمکین نہین

سادگی سادہ روئی بانکپن اور شوخی و ناز
کونسی ہے وہ ادا جو مرے جانان مین نہین

خار کہا کہا کے مری جاتی ہے بلبل جن سے
ہنستے وہ پہول جنہین ہین جو گلستان مین نہین

مر مٹا تو تو ابھی ہائے رے روز اول
شاد آخر تو جئیگا شب ہجران مین نہین

وہ ترک شوخ تیر انداز ہے ایسا زمانے مین
اوڑایا مرغ دل جسنے مرا ایکہی نشانے مین

لب رنگین ترے وہ رنگ لائے پان کہا نہین
ہزارون عاشقون کا خون بہایا مسکرانے مین

اسیر زلف ہون ڈرتا ہون بس کچھہ کہہ نہین سکتا
قضا مجکو دکہائی دیتی ہے اس قید خانے مین

الہی نامہ بر مارا گیا کیا کوے قاتل مین
ہوئی ہے دیر کیون اتنی جواب خط کے آنے مین

وہ ایسا کونسا گل شاد ہے اس باغ عالم مین
صبا نے جسکی خاطر خاک چہانی ہے زمانے مین

تمنائے وصال یار کے غم کہائے جاتے ہین
مرے جاتے ہین ہم اید وستو گھبرائے جاتے ہین

حجاب اونکا نہین جاتا الہی کیا قیامت ہے
کہ جون جون چھیڑتے ہین ہم او نہین شرمائے جاتے ہین

امید وصل پہ جیتے ہین موت آتی نہین ہمکو
پر انداز تغافل سے ترے گھبرائے جاتے ہین

مشقت سخت ہے اور پانو مین زنجیر ہے بہاری
اسیر زلف جانان ہائے اب گھبرائے جاتے ہین

رہے کیفیت کہان پیری مین ایام عراقی کی
مگر اشعار سے اے شاد دل بہلائے جاتے ہین

پس مردن سوے قبرم گر آید آن نگار من
باستقبال او جنبش کند لوح مزار من

چرا نہ بہر گلگشت چمن اے سرو من رفتی
ز عشقت سینہ پر داغ غم بنگر بہار من

سر عشاق پامال ست از سم سمند تو
بران آہستہ اے شوخ ستمگر شہسوار من

چنان زارم پس مردن ز ہجر تو کہ بر حالم
ہمہ شب اشک ریزان میشود شمع فرازِ من

نبارد رو بر و یم ابر تر چون کاغذِ بادی
بگریہ گر در آید شاد چشم جو یبار من

بیتابی بیقراری اور اک اضطراب مین
لکہا گیا نہ کچہ ترے خط کے جواب مین

ردیف واو

رات مین کاکلِ شبرنگ دکہاتے کیون ہو
تم اندہیرے مین مرِ جان ڈرِلتے کیون ہو

نقش تقدیر مرا نقش حجر کی مانند
نہ مٹیگا پہر اُسے آپ مٹاتے کیون ہو

رم نکر جائین کہین چشم نمائی سے ہرن
شرمگین چشم کو تم اپنی دکہاتے کیون ہو

مجہسے منظور اگر تمکو نہین ہے حجاب
غیر کے نامہ کو آنکہون سے لگاتے کیون ہو

کہل گیا راز تمہارا نکرو تم پردہ
بات ظاہر ہوئی پہر اوسکو چہپاتے کیون ہو

آ ملِ جاؤ نہ اغیار کے جاؤ ہمراہ
شمع وان جہان ہمکو جلاتے کیون ہو

آبروِ ابر کی جاتی نرہے حضرتِ دل
چشم سے اشک کے دریا کو بہاتے کیون ہو

حضرتِ شیخ اگر ذوق مے لعل نہین
پہر بتاؤ درِ میخانہ پہ جاتے کیون ہو

جانتے ہو کہ وہ کافرِ بت سنگدل ہے
پہر تم ایسے سے دل اے شاد لگاتے کیون ہو

شمع و غیر کو چہاتی سے لگاتے کیون ہو
ہاے پروانہ صفت ہمکو جلاتے کیون ہو

دستِ رنگین لبِ لعلین سے لاتے کیون ہو
آگ مین آگ مری جان لگاتے کیون ہو

کرتے پامال پس مرگ ہو آتے جلتے
لوحِ مرقد سے مرا نقش مٹاتے کیون ہو

کیا قیامت ہے مری جان ہی جائیگی نکل
کوئی دم بیٹہو مرے پاس سے جاتے کیون ہو

تمکو غیرون سے اگر انس نہین ہے جانان
پہر بتاؤ درِ اغیار پہ جاتے کیون ہو

نقش پا بنکے وہ بیٹھا ہے اوٹھیگا کبھی
شاد کو در سے عبث اپنے اوٹھاتے کیون ہو

نگہ تیز سے ذرا دیکھو
اپنے خنجر کو آزما دیکھو

ایک دن بھی نہ ہملتا رہوا
شومی بخت کا گلا دیکھو

تم ہی مٹ جاؤگے ٹلیگا نہ یہ
نقش تقدیر تو مٹا دیکھو

ایکدم مین فلک ڈبو دونگا
نہ یقین ہو تو تم رولا دیکھو

بادۂ لعل لب سے ہونگا سیر
مے گلرنگ تم پلا دیکھو

گر کبھی مشق تیغ ہے اون کی
ایک دن شاد سر گیا دیکھو

نزع مین وہ مرے بالین پہ جو آیا دیکھو
تن سے دشوار ہوا جان کا نکلنا دیکھو

چارہ گر لاکہہ کرین حضرت عیسے دیکھو
تیرا بیمار نہین ہونے کا اچھا دیکھو

عشق کا اپنے جہان مین ہوا چرچا دیکھو
الفت یار مین کیسے ہوے رسوا دیکھو

فصل گل مین لگے پہر چاک گریبان کرنے
پہر ہوا اے دل وحشی تہین سودا دیکھو

چارہ جب ہو نسکا ہاے مریض غم کا
آخرش اوٹھ گیا ناچار مسیحا دیکھو

ذبح کرتا ہے تغافل کا وہ خنجر ہر دم
ورنہ محشر تلک آ دم نہین مرتا دیکھو

وہ جو یکتائی کے دعوے پہ ہین اپنے نازان
اونکو وہ آئینہ زانو کا تو دکھلا دیکھو

پہر محبت ہوئی اوس شوخ کو اغیار کے ساتھ
پہر مرے جان کے دشمن ہوے پیدا دیکھو

بخت برگشتہ مجنون تہا وہ ناقہ ہی تہا
نجد تک جا کے پہرا ناقۂ لیلا دیکھو

رنگ چہرہ کا نہو زرد ہمارا کیونکر
سرد مہرون سے پڑا ہے ہمین پالا دیکھو

طرحدارون مین کہان اوسکی طرح کا کوئی
وضع کا اپنی ہے وہ شوخ نرالا دیکھو

تارے گن گن کے اگر رات گذر جاے تو پہر
مجہسے دن ہجر کا کاٹے نہین کٹتا دیکھو

اے بتو چشم نمائی کے نہین ہم قابل
نگہ قہر سے ہمکو نہ خدارا دیکھو

رنج اوٹھاتے ہو عبث کعبہ کو تم جاتے ہو
ہے خدا ہی کا بتون مین بہی تو جلوہ دیکھو

بحر الفت مین نہ چھوڑینگے تمہارا دامن
آشنا کر گئے گو ہمسے کنارا دیکھو

وعدہ کرتے ہو مکرتے ہو مکرتے ہو وفا
بیوفا تمسا بہی کوئی نہین ہوگا دیکھو

بولے اوسنے دم رخصت جو پہر آنیکو کہا
آئینگے جو کبہی فرصت ہوئی اچھا دیکھو

لے اوڑے ہاتھون سے میرے یہہ حسینان جہان
مرغ دل کو بڑی محنت سے تہا پالا دیکھو

شاد صورت کو مری دیکھکے سب کہتے ہین
جانے اس عمر مین اسکو یہہ ہوا کیا دیکھو

مار کاکل نے ترے جب سے ڈرایا مجکو
شب کو بستر پہ کبہی خواب نہ آیا مجکو

نالۂ نیم شبی تیرا برا ہو ظالم
ہاے تونے تو پہری نیند جگایا مجکو

صورت نقش قدم محفل مہرویان مین
ایسا بیٹہا کہ کسی نے نہ اوٹہایا مجکو

پہر بنایا مجہے تیرون کا نشانہ تونے
پہر ارے چرخ ستم کیش ستایا مجکو

خاکساری مین خدانے یہہ بلندی بخشی
دونون عالم کا ہے سردار بنایا مجکو

شاد اوس بت نے کہون کیا کہ دکہا کر جلوہ
صورت آئینہ حیران بنایا مجکو

کیون لگاتا ہے تو ابدل ہاتھہ زلف یار کو
چہیڑنا اچھا نہین ہوتا ہے نادان مار کو

کیون نہ دون تمثیل مین نرگس سے چشم یار کو
ربط ہوتا ہے بہم بیمار سے بیمار کو

چارہ گر بس ہو چکی صحت ترے بیمار کو
ہے میان اوسکے ترقی ہر گہڑی آزار کو

کل نہین پڑتی کسی کروٹ کسی پہلو اسے
آج بچ جاے تو کل کو موت ہے بیمار کو

چشم گریان سے ہماری خون نہ برسے کیون مدام
ساغر صہباے احمر جب وہ دے اغیار کو

مثل پروانہ کی جلتا ہون ولے کہتا نہین
محفل اغیار مین جب دیکھتا ہون یار کو

میرے نالون سے جگر اور دل دگرگون ہو گیا — رشک ہے شیون پہ میرے بلبل گلزار کو

یاد آجاتی ہے ویرانے کی ویرانی مجھے
شاد وحشت مین جو دیکھون ہون در و دیوار کو

اوٹھا ہاتھہ دین بددعائین کسیکو — یہہ عادت نہین جو ستائین کسیکو
بتان ستمگر جفا پیشہ یارب — ہنسائین کسیکو رولائین کسیکو
نہین جانتے بیوفا جو بتون کو — وہ دل دیوین اور آزمائین کسیکو
کسی وقت کا کوسنا لگ نہ جاے — نہ دو میری جان بددعائین کسیکو
عجب اوسکی قدرت کے ہین کارخانے — بگاڑین کسیکو بنائین کسیکو

وہ شاد اپنے ہاتھون مین مہندی لگا کر
دکھائین کسیکو جلائین کسیکو

ہزار اوس سے نبہایا ہے اپنے عہد و پیمان کو — مگر مطلق خیال ہوتا نہین اوس دشمن جان کو
اسیر زلف ہون اید وستو ہون بیڑیان پہنے — پکڑ کر کیون عبث مجکو لئے جاتے ہو زندان کو
مرے کیون دست و پا مین ڈالتے ہو بیڑیان ظالم — نہین ڈہا دونگا مین سر مار کر دیوار زندان کو
مری خاک لحد کا جب بگولا بنکے اوٹھتا ہے — تو اوڑتا ہے ہوا سے یار مین پہر کوے جانان کو
الہی رات کو پہر خواب مین کیون چونک پڑتا ہون — کبہی مینے نہین دیکہا ہے اوس زلف پریشانکو
بتون کے ساتھہ مین روز جزا جنت مین جاونگا — نہین چھوڑون گا بعد مرگ بہی جانان کے دامانکو

خدا کے سامنے روز جزا کیا یہہ گذرے گی
کیا ہے شاد غارت عشق بتان مین دین و ایمانکو

ردیف ہاے ہوز

دم لب پر آگیا مرا آہ رسا کے ساتھہ — منزل پہ آگیا جو چلا رہنما کے ساتھہ

شام شبِ فراق کی تیرگی اب کہان
خونِ شفق لگا ترے رنگِ حنا کے ساتہہ

ہوش و حواس و صبر و قرار و شکیب سب
رخصت ہوئے ہین ہمسے تری اک ادا کے ساتہہ

راہِ شبِ فراق مین لو جان و دل ہمین
اندہیرے مین چہوڑ گئے ہین لگا کے ساتہہ

زلفِ دوتا کے ساتہہ دو ابرو دکہا چلے
یارب بلا یہ آئی بلا کیا بلا کے ساتہہ

غیرون پہ اونکا لطف الٰہی مدام ہے
ہمسے ہی پیش آتے ہین جور و جفا کے ساتہہ

یہہ گلشنِ وجود ترا شاد خاک ہے
اوڑ جائیگا یہہ ایک ہی دم مین صبا کے ساتہہ

پہر دعا نہ ہمنے کسیدن اوٹہائے ہاتہہ
وہ ہاتہہ آئے اپنے کبھی یا نہ آئے ہاتہہ

پہیلائین ہاتہہ سامنے کیونکر سخی کے ہم
مدت ہوئی کہ ہمنے طمع سے اوٹہائے ہاتہہ

کہتے ہین یون عدو ترے تیر اوڑائینگے
اونکے بدن سے دیکہہ جو تونے لگائے ہاتہہ

کیون ذبح کرکے چہوڑا ہے کشتہ کو نیمجان
بسمل کے اپنے اور نہ اک دو لگائے ہاتہہ

ہاتہون کو لال کرتا ہون مل مل کے ہجر مین
جب یاد آتے ہین ترے مہندی لگے ہاتہہ

تاکید کر رہی ہے خلایق کہ لے چلو
لاشہ کو یا الٰہی وہ میرے لگائے ہاتہہ

اوس بیوفا کی چہیڑ تو اے شاد دیکہئے
بہیجا ہمین جو خط تو لکہا کر پرائے ہاتہہ

کیونکر نہ عشق ہو ہمین اوس سیمبر کے ساتہہ
دیکہو سبہی کو ہوتی محبت ہے زر کے ساتہہ

ہے دردِ عشقِ یار مقرر جگر کے ساتہہ
دل نالہ کش ہے نالۂ مرغِ سحر کے ساتہہ

اوس غیرتِ پری سے ہمین کیون نہ ربط ہو
ہوتا ہے ارتباط بشر کو بشر کے ساتہہ

صفرا یہہ وہ نہین کہ ہو زایل ترنج سے
سودا ہے زلفِ یار تو جائیگا سر کے ساتہہ

کیونکر کہون کہ منہ سے نہ نکلیگی ہائے ہائے
بیتابی سینہ کاوی لگی ہے جگر کے ساتہہ

بیتابی سینہ کاوی اور اک اضطراب دل
کیا کیا بلائین ہین تری ترچہی نظر کے ساتہہ

تم جاؤ تو ضرور وہ تشریف لائیں شاد
ممکن نہیں کہ آئینگے وہ نامہ بر کے ساتھ

چلا گیا ابلق لیل و نہار آہستہ آہستہ
کر آخر آ گیا روز شمار آہستہ آہستہ

قفس سے ایکدم صیاد نے باہر نہیں چھوڑا
مری گذری اسیری میں بہار آہستہ آہستہ

فراق گل میں ایسا نالہ و شیون نکر بلبل
کراہا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ

چمن میں غنچہ و گل کا کوئی دن کا تماشا ہے
خزان آئیگی جائیگی بہار آہستہ آہستہ

کہیں برباد ہو جاے نہ مٹی میری تربت کی
ذرا چلنا سر لوح مزار آہستہ آہستہ

مذاق عشق میں اے شاد کچھ عزت نہیں رہتی
کہ جاتا دلگی میں ہے وقار آہستہ آہستہ

ردیف یاے تحتانی

موے مشکین میں رخ یار پر آتے جاتے
کافر ایمان میں قرآن پہ لاتے جاتے

نیمجان کشتۂ ابرو کو ہے چھوڑا تمنے
اور دو تیغے بسمل کے لگاتے جاتے

بہولتا تو نہیں اک بار کہانی اونکی
لاکھ ہم تجکو ہیں نادان بہلاتے جاتے

واے محرومی قسمت کہ نہ پہونچا وانتک
راہ میں مر گیا قاصد مرا جاتے جاتے

پہونچتا لیکے کسی راہ سے تجکو میں دلا
کاش اپنا وہ پتہ مجکو بتاتے جاتے

خون کرتی ہے مرا حسرت پابوس مدام
پاے نازک میں حنا ہیں وہ لگاتے جاتے

شاد گر غیر سے الفت ہی نہیں ہے اونکو
پھر وہ کیون کوچۂ دشمن میں ہیں آتے جاتے

خیال روے گلگون جب دل مضطر میں آتا ہے
تو رو رو کر ہمارا دیدۂ تر خون بہاتا ہے

جگر ہوتا ہے شق اوسدم ہمارا کاوش غم سے
خیال تیر مژگان جب ترا مرقد میں آتا ہے

شب وصل صنم تسکین دل مضطر کو کیا بخشے — فلک ہم کو شب ہجران نیا اختر دکھاتا ہے

سمجھاتی کیوں نہیں اے چشم تر تو اوسکو رو رو کر — ہمارا خرمن ہستی وہ ہنس ہنس کر جلاتا ہے

جبین سائی نہیں زاہد یہہ تیری پیش بینی ہے — خط پیشانی سے اپنے تو پیش آنی مٹاتا ہے

تصور آ بندھا ہے کس دُرِ دریاے خوبی کا — کہ اوسکا گوہر دندان مجھے پہرون رولاتا ہے

خدا جانے بت کافر مین کیا شان خدائی ہے — طبیعت ہندوے زلف پریشان پر جو آئی ہے

نہ وہ زلف سیہ ہے اور نہ وہ چہرہ پر افشان ہے — شب تاریک ہے اور چاندنی تارون کی چھائی ہے

متاع دل کو لوٹے ہے وہ زلف کافر رہزن — غضب ہے صاحب زلف چلیپا کی دہائی ہے

لگائی ہے یہہ مہندی تونے غیرون کے دکھانیکو — یہہ کیسی آگ مین آگ اے بت کافر لگائی ہے

سُنینگے گوش دل سے اہل محفل شاد سب اسکو
غزل پر یہہ غزل مینے امانت کی بنائی ہے

وہ بُت ہمسے یارو جُدا ہو گیا ہے — خفا اندنون کیا خدا ہو گیا ہے

فراغم کے کہانیکا یہہ مُنہ لگا ہے — غم یار کہانا غذا ہو گیا ہے

ہزارون رہیں ہیں مریض تپ غم — ترا کوچہ دار الشفا ہو گیا ہے

دیئے پیچ پر پیچ زلفون نے کیسے — یہہ دل کا لگانا بلا ہو گیا ہے

تو معبود و بندہ نوازی کرے ہے — ترا بندہ شاہ و گدا ہو گیا ہے

نہ سودا نہ سرسام خبط و جنون ہے — بتاؤ تم ہی ہمکو کیا ہو گیا ہے

تپ ہجر سے تنگ یارب ہون یا تک — کہ جینے سے مرنا دوا ہو گیا ہے

ذرا چل سنبھلکر نہ لگ چل تو اتنا — یہہ کیا تجھکو باد صبا ہو گیا ہے

یہہ تہمت لگی عشق کی بے سبب ہے — جو چرچا مرا جا بجا ہو گیا ہے

یہہ کس بت نے چین بر جبین ہو دکھا کے — کہ برہم عوارض و سما ہو گیا ہے

بچانا تو ہاتھون سے دل شاد اوسکے — وہ جانان تو اب دلربا ہو گیا ہے

رات کیا دن ہے کیا سحر کیا ہے ... شمس کیا چیز ہے قمر کیا ہے
نقد جان کو فدا کرون اونپر ... دین و ایمان و مال و زر کیا ہے
بیخبر بادۂ الست سے ہون ... مجکو اپنی بھلا خبر کیا ہے
لب و دندان کے روبرو تیرے ... لعل کیا چیز ہے گہر کیا ہے

تیرے اوستاد شاد نامی ہین
پھر مخالف کا تجکو ڈر کیا ہے

مقابل میرے جب وہ ابروی خمدار ہوتی ہے ... دل مجروح پر گویا روان تلوار ہوتی ہے
قمر آیا ہے کشتی مین اگ آخر خاک ہوتی ہے ... سنو صاحب یہہ نخوت صورت ادبار ہوتی ہے
لب نوشین جانان کی اگر توصیف لکھتا ہون ... تو پھر قند مکرر سے مری تکرار ہوتی ہے
وہ خوش قامت بلا کا اور ہے فتنہ زمانے کا ... قیامت جسکے چلنے مین دم رفتار ہوتی ہے
ثبات اس گلشن ہستی مین کسکو ہے برنگ گل ... مثال خار بلبل رفتہ رفتہ زار ہوتی ہے
نہ خوف محتسب ہے اور نہ بیم شیخ صاحب ہے ... مدام اپنی تو مے نوشی سر بازار ہوتی ہے

نکر تو شاد کچھہ یاد مخالف سے خطر دل مین
خدا نے بھی اگر چاہا تو کشتی پار ہوتی ہے

در جانان پہ جب سے ہو بیٹھے ... دولت عافیت کو کھو بیٹھے
جب وہ تھے میرے روبرو بیٹھے ... تکتے دشمن تھے اونکا رو بیٹھے
لب سے لب کا لطف اوسدم ہے ... جبکہ دشمن ہون دوبدو بیٹھے
توڑ دیگا وہ بت خدا کی قسم ... کیسی زاہد ہین باوضو بیٹھے
واے قسمت کہ دیتے ہو گالی ... غیر کو میرے روبرو بیٹھے
جب وہ کرتے ہین گفتگو ہمسے ... منہ بنا کرتے ہین عدو بیٹھے
بادۂ چشم یار سے ہین جو سیر ... توڑ وہ ساغر و سبو بیٹھے

روتے روتے تمہارے ہجر مین ہم — چشم و دل کو بھی اپنے رو بیٹھے

گھر یار کا پتا نہ ملا ٭ ٭
شاد بھی کر کے جستجو بیٹھے

جب ترے آستان پہ جا بیٹھے — در کے اوٹھین گے جبکہ آ بیٹھے
تیغ و خنجر بوقت قتل نتھا — تیغ ابرو سے سر کٹا بیٹھے
تو دلا کسکے انتظار مین ہے — وہ تو غیرون کے پاس جا بیٹھے
اونکا اللہ تو برا کیجو — جو کہ مجکو تلین برا بیٹھے

دوست کوئی نہین زمانے مین
شاد ہم کسکو آزما بیٹھے

کبھی تو اسطرف کو بھی نگاہ فتنہ زا کیجے — سر تسلیم خم ہے تیغ سے گردن جدا کیجے
کہانتک شکوہ جور بت نا آشنا کیجے — یہہ سب قسمت کی خوبی ہے خدا سے التجا کیجے
بھر آتا ہے دل مضطر مین کچھہ آہ و بکا کیجے — سیہ روے فلک کو پھونکئے اور سرمہ سا کیجے
اوٹھین خواب عدم سے کشتگان ناز جاناں جان — خرام ناز سے عالم مین اک محشر بپا کیجے
قریب المرگ ہے اور جان بلب ہے یہہ لقیٰ غم — خدا کیواسطے اے چارہ گر اسکی دوا کیجے

ہم اون سے وقت رخصت حال دل اظہار کیا کرتے — مثل مشہور ہے جاتے ہوئے تکرار کیا کرتے
چھپے پردے مین بیٹھے تیر مژگان کے لگاتے ہین — اگر وہ سامنے ہوتے تو جانے وار کیا کرتے
وہ آسائش ہے ہمکو کوے جانان مین کہ کیا کہیے — اگر ملتی ہمین جنت تو استغفار کیا کرتے
وہ لذت یاب ہین ہم درد ہجر ایسے کہ کیا کہیے — دعا دیتے ہین فرقت کو وصال یار کیا کرتے

چمن مین شاد بلبل فصل گل آنے سے آتی ہے
بغیر اوسکے کبھو سیر گل و گلزار کیا کرتے

یہہ تو ہوس نہین ہے کہ کچھہ سیم و زر ملے — لیکن خدا کرے وہ بت سیمبر ملے

پہونچینگے راہ کوچۂ جانان کی اوس سے ہم
وہ دن خدا کرے کہ ہمین نامہ بر ملے

اے رشک حور بہر خدا تو ہی سچ بتا
جنت وہ کیا کرینگے جنہین تیرا گھر ملے

آغوش غیر مین کہین شب بہر رہے ہین آپ
خورشید وار ہے جو آکر سحر ملے

باد صبا کا بہی نہ جہان ہو سکے گذر
اوس گل کی خوابگاہ کی کیونکر خبر ملے

یہہ بات چہیڑ کی ہے کہ غیرون کے سامنے
آکر ملے تو ہمسے سر رہگذر ملے

الله شاد سے بہی وہ روکش ہین کسقدر
منہ پہیر کر چلے گئے رستہ مین گر ملے

رہا مضطرب شب ہجر مین مرے برق پہلو مین آ لگی
لگی آنکھ میری نہ تا سحر مرے دل کو تہی وہ بلا لگی

کہا مینے بوسۂ لعل لب مجہے دے تو بولا کہ بے ادب
مرے ہمنشین ہین یہہ بیٹھے سب تجھے کہتے بہی نہ حیا لگی

نہ مریض عشق کی ہو دوا جو مسیح ہون تو نہو شفا
لگی پیچھے اوسکے رہے قضا جسے یاد زلف دوتا لگی

کہا مین نے آکے بجہا یہان یہہ جو آگ دل مین لگائی جان
لگا کہنے سنکے وہ بدگمان مرے پاؤن مین ہے حنا لگی

مین بتون کا بندہ ہون کبہی نہ سنون کسیکی بُری بہلی
یہہ دعا ہے شاد کی ہر گہڑی رہے دل سے یاد خدا لگی

خط غیر سے لکھوا کے مجھے یار نے بہیجا
آیا مری قسمت کا نوشتہ مرے آگے

خاک در دلدار سے مین مرکے اوٹھونگا
قم قم نہ کہو حضرت عیسے مرے آگے

دامان و گریبان کو چلا ہاتہہ جیب و آستین
وہ پنجۂ گلرنگ نکالا مرے آگے

بیہوش گرا دیکھ کے جون موسی عمران
وہ غیرت خورشید جو آیا مرے آگے

داغون سے مرے سینہ کو گلزار جو دیکھا
شرمندہ ہوا باغ مین لالا مرے آگے

میرا بھی لقب قیس ہوا روز ازل سے
گورِ شکِ قمر میرا ہے لیلا مرے آگے

ہون شاد کہ نامی سے مری ناموری ہے
رکھے اون کو سلامت تو خدایا مرے آگے

آتا نہین ہے شب کو وہ دلبر کئی دن سے
نیند آتی نہین ہے سرِ بستر کئی دن سے

گھر آتا نہین وہ مرے دلبر کئی دن سے
اغیارون کا وان رہتا ہے چکر کئی دن سے

دوری مین کسی ماہ کی یہہ نیند اوڑی ہے
بیدار ہون جون دیدۂ اختر کئی دن سے

وہ قاتلِ سفاک الہی نہین ملتا
ہم ہاتھو نپہ پھرتے ہین لیے سر کئی دن سے

کیا ڈر ہے تمہین غیر کا سمجھو تو مری جان
خالی ہے چلے آؤ مرا گھر کئی دن سے

ڈر ہے کہین پہلو سے نکلجاے نہ میرے
بیتاب ہے اپنا دلِ مضطر کئی دن سے

وہ تقوی خدا جانے گیا شاد کا کس جا
میخانہ مین جاتے ہین جو اکثر کئی دن سے

چاٹ کر خون دلِ زار کا جھلکی مکھی
ورنہ بیجان تھی جانان کے رفل کی مکھی

لبِ نوشین پہ نہین خال سیہ کا دانہ
یہہ بلا شک ہے مری جان عسل کی مکھی

جب سے تیرے لبِ نوشین کا لیا ہے بوسہ
پہاڑے کہاتی ہے مجہے لیلے محل کی مکھی

مرہمِ وصل لگا زخمِ دلِ زار پہ تو
بیٹھہ جاے نہ کہین اسپہ اجل کی مکھی

خون فرہاد پہ بیٹھی نہین اوٹھنے والی
شاد بیشک ہے یہہ شیرین کے محل کی مکھی

کیا زور چل سکے مرا دلبر کے سامنے
تدبیر کب چلے ہے مقدر کے سامنے

اے شیخ جی شراب جو پیتے ہو آج تم
کل کیا کروگے ساقی کوثر کے سامنے

بے ریب دل مین یاد الہی مدام ہے
سجدہ اگرچہ ہے بتِ کافر کے سامنے

خبر شوق دل مرا نہوا کوئی رہنما
خود خود آ گئے ہو لیا رہبر کے سامنے

یہہ شوق قتل کا ہے کہ قاتل کو دیکھکر
خود سرنگون ہے سر مرا خنجر کے سامنے

دیتے ہو گالیان مجھے غیرون کو دیکھکر
یہہ امتحان ہین کر چکا اکثر کے سامنے

جو جو کئے ہین تمنے ستم شاد پر تو
انصاف اسکا ہوویگا داور کے سامنے

ہم آنکھہ سوے عارض جانان نکرینگے
گل کہائینگے پر سیر گلستان نکرینگے

وہ لاکھہ پریشان کرین اب زلف پریشان
پر ہم دل مضطر کو پریشان نکرینگے

کاٹینگے گلا خنجر بران سے ہم اپنا
نظارہ و لے جانب مژگان نکرینگے

اے شاد معالج ہو جو وہ رشک مسیحا
ہم درد کا اپنے کبھی درمان نکرینگے

جان دیکے غم الم مین ہماری لئے ہوے
بیٹھے ہین جان ہانہہ سے اپنے دئے ہوے

دے ابتو ہمکو بادۂ گلفام ساقیا
ساری بہار گذری ہے بے مے پئے ہوے

تقدیر آج دیکھئے کس کس کی لڑتی ہے
ہین قتل کو وہ ہاتھہ مین خنجر لئے ہوئے

تا صبح مجکو رشک سے اک پل نہ آئی نیند
تہے رات جو وہ غیر کو بر مین لئے ہوے

اے شاد بچیو بہی زلف یار سے
ہے پہانسنے کا تیرے ارادہ کئے ہوے

نہ اگر کم ہے باران الہی خوب مینہہ برسے
چلے جسدم کہ اوٹھکر وہ مرا جان جہان برسے

کہان جم اور کہان دارا کدہر ہین پاؤ کس کسکو
ہزارون مل گئے ہین خاک مین پہلے سکندر سے

پلاؤ جام اب زندگی گر اپنے ہاتھون سے
تو محشر مین نہ خواہان ہون کبہی ساقی کوثر سے

ڈبو دینگا زمین و آسمان کو سیل گریہ سے
نہ بخشے ابر سے کہدو ہمارے دیدۂ تر سے

نہ پہنچا پا جب اسکندر کو اوسنے بحر مقصد پر

تو بھی ہمکو توقع شاد کیا ہو خضر رہبر سے

نہ دینگے داد وہ بیداد کرکے
خدا سے کیا کرین فریاد کرکے

گئے ہم گلشن ہستی سے ناکام
بہار عمر کو برباد کرکے

گلستان مین نہ شمشاد رو یا
قد موزون جانان یاد کرکے

لگی پروانہ سے لو اب شمع کی
ہمین رو یا کریگی یاد کرکے

نہ تم بھی چین سے بیٹھو گے دیکھو
چلے ہو شاد کو ناشاد کرکے

منہ چھپاتے ہو نہین آتے ستمگر سامنے
کیا نہ ہوگے دادگر کے روز محشر سامنے

ہاے مین اپنے کلیجے کو پکڑ کر رہگیا
جب چلا ہمراہ غیرون کے وہ دلبر سامنے

کیا خدائی ان بتون کی ہوگئی اللہ رے
بتکدہ مین برہمن رکھتے ہین پتھر سامنے

سر بکف آگے دھرا راہ شہادت مین قدم
ہاتھ مین خنجر لئے آیا جو دلبر سامنے

واعظا کیسی قیامت یہان خرام ناز سے
روز رہتا ہے بپا ہنگام محشر سامنے

گرد باد غم نے گھیرا ہے مرا مشت غبار
یا الٰہی کیسا آیا ہے یہ چکر سامنے

شاد ہی گریہ کنان تنہا نہین اے شعلہ رو
شمع روتی ہے تری فرقت مین شب بھر سامنے

وہ رشک گل نہ ہاے کسیکا ہوا عزیز
گو جان فدا ہزار نے اوسپہ ہزار کی

دل چاہ مین کمال ہی غیرت سے گر پڑا
زلفون نے خوب سی جو اوسے مار مار کی

بوسہ وہ چند روز سے دیتا نہین تو کیا
لیلونگا سینکڑون ہی جو ہان ایکبار کی

بیمار عشق کو ہی نہ مطلق شفا ہوئی
عیسے نے نبض دیکھکے قم قم ہزار کی

اے شاد تجھسے شاد نہ وہ دلربا ہوا
گو تو نے نقد جان بھی اپنی نثار کی

طوفِ حرم وہ کر چکے بتخانہ جا چکے
بستر جو کوے یار میں اپنا لگا چکے

محشر کا خوف کیا رہا پھر ہمکو واعظا
صدمے فراق یار کے جب ہم اوٹھا چکے

روے تصورِ دُرِ دندان میں یان تلک
چشمون سے اپنی اشک کا دریا بہا چکے

کبھی خیال جو روزِ حساب آتا ہے
تو رات بھر نہ تفکر مین خواب آتا ہے

بھولکر بھی نہ کبھی وہ مرے گھر تک آئے
پھر گئے اولٹے وہ جب راہگذر تک آئے

ایسا ہجران نے رولایا کہ مری آنکھون سے
ساتھہ اشکون کے مرے لختِ جگر تک آئے

روٹھہ کر ایسے سحر شام گئے وہ ہمسے
پھر کسیطرح سے اولٹے نہ سحر تک آئے

یک بیک چونک کے وہ آہوے وحشی ہمسے
ایسے بھاگے کہ کہین پھر نہ نظر تک آئے

اب کہان جائینگے بس ملک عدم سے آگے
موے کاکل ترے جب سر سے کمر تک آئے

ہے عجب حسنِ رخ آئینہ رو کا عالم
دیکھہ حیرت مین جیسے شمس و قمر تک آئے

راہ یہ اپنی اونہین شاد مین سے ہی آتا
خوبی بخت سے میرے نہ وہ گھر تک آئے

ایسی کمبخت گھڑی سے ہوئی خالی آغوش
عید کے دن بھی وہ سینہ سے ہمارے نہ لگے

مین تنگ آیا ہون ہجران سے خبر لے اتو آمیری
لبون پر جان ہے فرقت مین تیری بیوفا میری

مجھے گو اپنے منہ سے وہ برا کہتے نہین لیکن
عدو حسرت سے کرتے ہین برائی جا بجا میری

جلانا دل دکھانا مین نہین اچھا سمجھتا ہون
وگرنہ آہ آتشبار ہے قہرِ خدا میری

کرینگے حضرت عیسے دم آخر مین کیا آکر
شبِ ہجران مین مرجانا ہی ہے بس دعا میری

اوٹھاؤن منتین کیون نامہ بر کی اور قاصد کی
اگر اے شاد اون سے گفتگو ہو بر ملا میری

ملیگی خاک مین پھر آبرو سمندر کی
جھڑی لگی ہے مرے آج دیدہ تر کی

فراق یار مین مر کے دیکھا تو سب کچھہ
پر ایک باقی اوا ئی ہے روز محشر کی

مثال غنچہ مین جامہ سے ہوتا ہون باہر
بتون کے دلمین اثر خاک میری آہ کرے

کبھی نسیم جو آتی ہے کوے دلبر کی
طبیعت انکی الہی ہے سخت تیہر کی

رجاے مغفرت کسکو ہے لینے عصیان سے
بڑی ہی فکر ہے اے شاد روز محشر کی

فصل گل آئی ہے گل باغ مین خندان ہونگے
کافر زلف صنم نے ہمین کہویا دین سے
تیرے ناوک کا ہدف کیون نہ بنائین دلکو
آبرو ابر کی ہو جائیگی پانی پانی
ایک ہم ہین کہ تری ہجر مین جانسے تنگ

چاک دیوانون کے وحشت سے گریبان ہونگے
یہہ نہ سمجھے تہے کہ بت رہزن ایمان ہونگے
تو جو پہلو مین نہوویگا تو پیکان ہون گے
دیدۂ تر جو مرے ہجر مین گریان ہونگے
ایک وہ جن سے ترے وصل کے پیمان ہونگے

یہہ غزل دہوم کی اے شاد لکہی ہے بیتے
کیون سخندان نہ مرے سنکے ثنا خوان ہونگے

غیر پر ہونا خفا میرے دکہانیکے لئے
اور مخلوق تہی جور اوٹہانے کے لئے
زندگی مین جو کبھی پاس نہ آکر بیٹھے
بدگمان ہو نہ الہی وہ کہین بت ہم سے
محفل یار مین جائیگا عدو ممکن ہے

خوب یہہ طرز نکالی ہے جلانیکے لئے
الفلک ہم تہے مگر تیرے ستانیکے لئے
وہ جنازہ مرا آئینگے اوٹہانیکے لئے
اونکو جاتے ہین عدو روز سکہانیکے لئے
وہان چاہئے الثبان کا جلانیکے لئے

دل لگی کرتے ہو اے شاد بتو ں سے کیا تم
شغل اچھا یہہ نہین دل کے لگانیکے لئے

تیرے غم مین ہوے بیمار کیسے
کئے ہین آسمان نے خوار کیسے
فلک رکہتا ہے ہمسے خار کیسے

اوٹہاے عشق مین آزار کیسے
دکہاے کوچہ و بازار کیسے
یہہ دیتا ہے ہمین آزار کیسے

اپنے ایسے شب ہجران کے درازہین قصے + نیند نا آئے جو بیٹھون مین سنانیکے لئے +

تری رفتار سے او فتنہ پرداز
اوٹھے فتنے دم رفتار کیسے

تری فرقت نے ہمکو اے دل آزار
دئے آزار پر آزار کیسے

تمہارے داغ ہجران کے پریرو
کھلے سینہ مین ہین گلزار کیسے

مجھے مضطر جو دیکھا تو یکایک
وہ مضطر ہوگئے اکبار کیسے

گلستان کا پڑا حباب بیحم
ہوے بلبل سے ہم ہشیار کیسے

نہ زر سے بہی مرے پہلو مین افنے
یہہ ہین سیمین تنان دلدار کیسے

بتون کے سامنے چلتی نہین کچھہ
وہان ہوتے ہین ہم ناچار کیسے

مزاج اونکا تو پایا ہی نہین جاے
خوشامد پر بہی ہین بیزار کیسے

عدو کو دیکھکر ہمسے یکایک
وہ بگڑے ہین سر بازار کیسے

مری وان ایک بہی کہتے نہین ہین
یہہ ہین غمخوار کیسے یار کیسے

رقیب اب جان کے دشمن ہوے ہین
مریجان ہین یہہ دعویدار کیسے

وہ مہمان ہے مرے گہر غیرت ماہ
مرے طالع ہین اب بیدار کیسے

ہوا ہے درد پیدا جو جگر مین
الہی ہین یہہ بد آثار کیسے

بتون کو دیکھکر اے واعظو تم
پڑہا کرتے ہو استغفار کیسے

مری شہرت ہو عالم مین نہ کیونکر
لکہے ہین دہوم کے اشعار کیسے

کہون کیا داستان اے شاد ہمنے
اوٹھائے عشق مین آزار کیسے

. . .

لا ساقیا کہ آج تو ٹہیرے شراب کی
دیکھینگے کل جو ہوگی عذاب و ثواب کی

ہو گی خراب دیکھنا مٹی سحاب کی
ہے پہر جہڑی لگی مرے چشم پر آب کی

منہ پہیر بیٹھے ہاتہون کو کانون پہ دہر کے وہ
جب گفتگو ہوی دل شیدا کے باب کی

اس بحر مین مرا کوئی دم کا دما ہے
ہستی حباب کی سی ہے خانہ خراب کی

ہے موسم بہار پلا بادہ بھر کے دل ہے ساقیا قسم تجھے اپنے شباب کی
مضطر وہ ہون گے پڑھکے فرا نامہ قاصدا ہے بات بات خط مین لکھی اضطراب کی
وہ رشک ماہ بام پہ کیا جلوہ گر ہے آج ہے چاندنی کھلی جو بہت آب و تاب کی

ہوگا وصال یار نہ گھبرانا شاد تو
تعبیر ہوتی ہے یہی ہجران کے خواب کی

سیر کرتا ہون جب گلستان کی یاد آتی ہے کوے جانان کی
موبمو دور ہو پریشانی لوٹ لائین جو زلف جانان کی
بنکے مجنون تلاش جانان مین خاک چھانا کئے بیابان کی
دل لگی کم سنون سے خوب نہین دوستی دشمنی ہے نادان کی

شاد ہی کے کبھی نہ گھبرجانا
تمکو جانان قسم مری جان کی

اگر جلوہ نما وہ بام پہ رشک قمر ہووے شب ہجران بسر ہووے شب ہجران بسر ہووے
دل ناشاد کا سب حال اوسے ہو بہو کہنا صبا تیرا کبھی جو کوے جانان مین گذر ہووے
وہ تیہر ہے بت کافر پسیجیگا نہین ہرگز بشر ہووے تو میری آہ کا دلمین اثر ہووے
یہہ مجھسے دن ہی ہجران کا نہین کاٹے سے کٹتا ہے شب ہجران الٰہی دیکھیے کیونکر بسر ہووے
خبر اوس نو گل گلزار خوبی کی ذرا لانا ترا اوس باغ مین باد صبا جسدن گذر ہووے

چہرہ پہ زلف اپنے مری جان نہ کیجیے ابر سیہ مین چاند کو پنہان نہ کیجیے
اے شاد اپنی چشم کو گریان نہ کیجیے برپا خدا کیواسطے طوفان نہ کیجیے
آہ و بکا و نالہ و افغان نہ کیجیے پیدا جہان مین حشر کا سامان نہ کیجیے
مرجایئے دلے کبھی لب وا نہ کیجیے فریاد ہجر مین دل نالان نہ کیجیے
دم دم عدو سے باتین مری جان نہ کیجیے یون بار بار ہمکو پشیمان نہ کیجیے

کرتے نہین کبھی سوے عشاق تم نظر
اتنا غرور حسن پہ اے جان نہ کیجیے

مرغ سحر کیطرح سے نالان نہو کہے
مرجائیے پہ ہجر مین افغان نہ کیجیے

یوسف کیطرح چاہ مین گرجائیے ڈوبے
پر آرزوے چاہ زنخدان نہ کیجیے

سچے ہین آپ قول کے ہمکو یقین ہے پر
جھوٹے پہ ہمسے وصل کے پیمان نہ کیجیے

ایسا نہو کسیکی تمہین بددعا لگے
آزردہ دل کسیکو مری جان نہ کیجیے

صحرا مین جاکے نام مٹاوگے قیس کا
وحشت مین شاد عزم بیابان نہ کیجیے

کالی بلا کو چھیڑنا اچھا نہین ہے شاد
ہرگز خیال گیسوے پیچان نہ کیجیے

کیا کیا نہ اپنے دیدۂ گریان دکھائینگے
ہم روئینگے تو دیکھنا طوفان اوٹھائینگے

مجنون ہوے تو یار کو لیلا بنائینگے
وحشت اگر ہوئی تو بیابان نہ جائینگے

بیحال ہون نہ سنکے وہ ممکن ہی یہہ نہین
حال تباہ اپنا او نہین جب سنائینگے

اونکی بلا سے ہم یہان در پردہ مرہی جائین
برقع وے نہ رخ سے کبھی وہ اوٹھائینگے

گر آہ مین ہماری اثر ہے تو وہ کبھی
بے اختیار دوڑے ہوے آپ آئینگے

انکار ہی اگر ہے تو دل مانتا نہین
کیونکر کہین کہ محفل جانان نہ جائینگے

ہرگز وصال یار کی کرتے نہ ہم دعا
گر جانتے کہ ہجر کے صدمے اوٹھائینگے

دیوانے زلف یار کے فصل بہار مین
دامن کے چاک جیب کے ٹکڑے اوڑائینگے

ہوگا گمان جہان کو خورشید حشر کا
شاد اپنا داغ سینہ کا گر ہم دکھائینگے

دہیان اوس شوخ کے ہنسنے کا جب آتا ہے مجھے
ابر گریان کی طرح خوب رلاتا ہے مجھے

یاد آتا ہے وہ جسدم لب رنگین مجکو
خون کیا کیا شب ہجران مین رلاتا ہے مجھے

کل یہہ ممکن ہے کہ وہ ہاتہہ لگانے دیگا
آج جو چٹکیون مین فتنہ اوڑاتا ہے مجھے

وہ تو غفار ہے پر عشق بتان میں واعظ | جب سناتا ہے جہنم کی سناتا ہے مجھے

عیش میں شاد شب وصل تو گذری ساری
پیش کیا ہجر میں اب دیکھئے آتا ہے مجھے

پھر چاہ ہمین ہوئی تمہاری | پانی ہوئی آبرو ہماری
پھر خنسا کیسکا یاد آیا | پھر دیدہ کرے ہے اشکباری
گیسو جو کسیکے یاد آئے | پھر کاٹے کٹی نہ رات ساری
پھر درد ہے سینہ میں کسیکا | پھر ہے ہمین وہی بیقراری
جامہ کیا چاک پھر گلون نے | پھر چلتی ہے باد نوبہاری
وہ شیرین دہن جو تلخ بولا | تلخ ہو گئی زندگی ہماری
جا جا کے نہ غیر سے ملو تم | اک بات یہ مان لو ہماری
جاتے ہین وہ بیقرار کرکے | دل کی کہون کس سے بیقراری

اوس شوخ سے تم نہ دل لگانا
ہے شاد تمہین قسم ہماری

پہلو مین مرے وہ بت خود کام نہین ہے | مجھسا بھی الٰہی کوئی ناکام نہین ہے
جاؤن دل ناکام تجھے اب کہان لیکر | کہتا ہے ستمگر ترا یان کام نہین ہے

دیوانے بہت شاد ہین اوس رشک پری کے
پر تیرے سوا کوئی بھی بدنام نہین ہے

نہ کچھ شکوہ عدو کا ہے نہ کچھ اونکی شکایت ہے | مرے خط مین سیاس مہر ہے شکر عنایت ہے
جو تم غیرون سے ملتے ہو عدو کو مت لگاتے ہو | تمہارا کیا بگڑتا ہے ہمین ہوتی ندامت ہے
یہ کہدو بزم رندان مین نہ آئین حضرت واعظ | کہ اونسے تو غنیمت دور کی صاحب سلامت ہے
سر رہ آتے جاتے جب وہ ملتے ہین تو کہتے ہین | نہ ہمکو کچھ کسی سے دوستی ہے نے عداوت ہے

کیا ایک ہی نگہ مین ہمکو مقتول حسینون نے
ستم سے مارتے ہین اور کرم سے زندہ کرتے ہین

نگاہِ یار اک تسخیر ہے جادو ہے آفت ہے
بتون کا روٹھنا اور پیار کرنا بھی قیامت ہے

نہ دیکھا رنگ یکسان شاد ہمنے باغ عالم کا
رعونت کرنا اپنے حسن پر اے گل حماقت ہے

وہ قاتل کیا کسیکا خونبہا دے
ادا سے مار ٹھوکر سے جلا دے
اگر وہ گل ہنسے اور مسکرا دے
اوسے کوئی دعا یا بد دعا دے
نہ چھوڑینگے بتون کا پوجنا ہم
مرا ہے وقت آخر اے مسیحا
اگر تو چارہ گر ہے اے مسیحا
قیامت زیر پا اوس شوخ کے ہے
مثال آسیا گوشہ نشین ہین

جو ہنسکر عاشقون کا خون بہا دے
قیامت قامت جانان دکھا دے
بہار باغ پر بجلی گرا دے
نہ لیکن وہ کسیکا مدعا دے
سزا روزِ جزا جو چاہے خدا دے
دمِ آخر تو آ صورت دکھا دے
ہمارے درد کی بھی کچھ دوا دے
چلے گر چال تو محشر اوٹھا دے
ہمین تو رزق گھر بیٹھے خدا دے

خلیل آسا تجھے اے شاد گر وہ
عجب کیا نار دوزخ سے بچا دے

نہ بدلی کبھی عادت اوس بیوفا کی
خدارا ستاؤ نہ ہم بیکسون کو
الٰہی بتِ سنگدل ہی کئے ہین
نہ کر بت کو سجدہ تو بندے خدا کے

ستمگاری کی اور جور و جفا کی
تمہین اے بتو بس قسم ہے خدا کی
ہوئی کچھ نہ تاثیر آہِ رسا کی
خدا کے لئے بندگی کر خدا کی

وہ غفار ہے بہت تجھے معصیت سے
عبث فکر ہے شاد روزِ جزا کی

روز محشر سنتے ہین وہ بے نقاب آنیکو ہے
بے حجاب آئیگا وہ ہمکو حجاب آنیکو ہے

وہ پری رو بے حجاب آتا ہے بزم غیر مین
کیا قیامت ہے ہمین یارب حجاب آنیکو ہے

قصۂ شبہاے ہجران جب سناتا ہون انہین
تو وہ کہتے ہین کہ چپ ہو ہمکو خواب آنیکو ہے

وہ تو پہلو سے مرے اوٹھتا ہے کیون مضطر نہ ہون
صبر ہے جانیکو اب اور اضطراب آنیکو ہے

خط وہان عرصہ سے تو لیکر گیا ہے نامہ بر
پر الہی دیکھیے اب کیا جواب آنیکو ہے

بزم رندان مین چلیگا دور ساغر دمبدم
حضرت واعظ سنبھل بیٹھو شراب آنیکو ہے

پھر لگا دے شاد اپنے دیدۂ تر کی جھڑی
چشم گریان کے مقابل مین سحاب آنیکو ہے

بروز حشر جو آیا وہ کافر بے نقاب آگے
حجاب آیا مجھے دیکھا جو اوسکو بے حجاب آگے

بتون کی دیکھیے روش دلی کہنے نہین دیتی
سوال ہم کرتے ہین پیچھے وہ دیتے ہین جواب آگے

مرے نخل تمنا کو جلایا تشنہ کامی نے
جدہر کو دیکھتا ہون کوسون آتے ہین سراب آگے

کبھی گھونگٹ اولٹکر اونکا مکھڑا ہمنے دیکھا تھا
جو آئینگے قیامت کو وہ بنکر بے نقاب آگے

شکایت انقلاب دہر کی کرتا ہے کیا غافل
زمانہ آئیگا اے شاد اس سے بھی خراب آگے

جگر رونیکو لائین ہم کہان سے
کلیجا جل گیا سوز نہان سے

قوے پیری مین ہون کیونکر نہ کمزور
اوجڑ جاتا ہے باغ نو خزان سے

اوٹھے مردے لحد سے ہے قیامت
تری ٹھوکر سے شور فغان سے

ق

گیا اکدن جو مین سوے مقابر
صدا آئی یہہ گور بیکسان سے

تجھے کچھ بھی خبر اے بیخبر ہے
کہ جو سویا یہان چھوٹا جہان سے

ترا قامت جو یاد آیا چمن مین
لپٹ کر رو پڑا سرو روان سے

سناؤن کسکو اپنی داستان شاد

زبان کٹ جاے گر لولون زبان سے

شب ہجران مین رو رو کر سحر کی
برنگ شمع ساری شب بسر کی

جو آئی یاد اوس رشک قمر کی
تو شب اختر شماری تا سحر کی

ترحم کی کبھی تو نے نظر کی
قسم ہے تجکو ظالم میرے سر کی

جو کی تشویش مضمون کمر کی
تو بندش بندھگئی تار نظر کی

شب وصل صنم بیتاب تھا دل
ندا آئی جو مرغان سحر کی

بپا محشر خرام ناز سے ہے
قیامت کی ہے چال اوس فتنہ گر کی

بلا جوہر نہین یان آبرو شاد
جہان مین قدر ہے اہل ہنر کی

کیون انتظار نامہ و پیغام دیکھیے
اب آپ چلکے روے دلارام دیکھیے

گردش مین چرخ ہے سحر و شام دیکھیے
کیا کیا دکھاے گردش ایام دیکھیے

کم ظرف مین نہین جو بہک جاؤن ساقیا
بھر خدا پلاکے تو اک جام دیکھیے

کالی بلا ہے دیکھو کہین ڈر نجاؤ تم
آئینہ مین نہ زلف سیہ فام دیکھیے

آہ و بکا نہ کیجیے آغاز ہی مین شاد
گھبرائیے نہ عشق کا انجام دیکھیے

صفت کچھ ہو نہین سکتی خرام ناز دلبر کی
وہ خوش قامت قیامت ہے چلے ہے چال محشر کی

ملیگی خاک مین سب آبرو اوس دم سمندر کی
جھڑی حسد سے لگی دیکھو ہمارے دیدۂ تر کی

خوشامد کی عدو کی یا اوٹھایا جور غیرون کا
غرض جو بات کی ہمنے وہ اپنے حق مین بہتر کی

دماغ اپنا برنگ بوے گل ان روزون اوڑتا ہے
صبا جلدی سونگھا خوشبو اون زلف معنبر کی

لباس ظاہری درکار ہے ہر اہل جوہر کو
کہ اس بازار مین دیکھو بکے ہے آب گوہر کی

عدو کی دیکھیے ہر بات پر کم جان دیتے ہو

قیامت ہے نہ تمنے شاد کی اک بات باور کی

گذر ظالم نہ تو جور و جفا سے
ہماری جان گر جاے بلا سے

تو اے قاتل نہ ڈر روز جزا سے
کرینگے ہم نہیں شکوہ خدا سے

جسے سودا ہوا زلف دوتا سے
اوسے کیا خاک صحت ہو دوا سے

ہوا ہے عشق اوس زلف دوتا سے
پڑا ہے کام اب اپنا قضا سے

اوٹھا اپنی نہ محفل سے پیر رو
ہم آئے دیکھ تو کس التجا سے

دل مضطر کا کچھ پوچھو نہ احوال
تمہیں مطلب ہمارے مدعا سے

ہوا تمکو لگی کس گل کی اے شاد
لگے تم بات جو کرنے ہوا سے

اسیر زلف ہوں بس کوئی دن کا آب و دانہ ہے
یہہ وہ غمناک زندان ہے جہان پانی نہ کھانا ہے

جو وہ بیگانہ اپنا ہے تو بیگانہ یگانہ ہے
جو وہ نامہربان ہے تو عدو سارا زمانہ ہے

سر محفل عدو سے باتیں کرنا اور پھر ہنسنا
ستم ہے قہر ہے اور ظلم ہے ہمکو جلانا ہے

ابھی آئے ابھی جاتے ہو کرتے کیا قیامت ہو
ہم اپنی جان سے جائینگے اگر یہہ جانا آنا ہے

پھرینگے ہاتھ اوسکے دیکھنا عشاق کے خون میں
بہانا ہے حنا کا عاشقوں کا خون بہانا ہے

تجھے کعبہ میں دیکھا اور تجھی کو دیر میں دیکھا
نہ پھر جائی ہے گھر تیرا کوئی تیرا ٹھکانا ہے

تو ہی ایمان ہے شیخ و برہمن کا بت رعنا
نہیں ہوں میں ہی اک شیدا ترا عاشق زمانہ ہے

شب فرقت نہیں کٹتی ادھر اور وہ نہیں آتے
اجل آجا تو ہی بہر خدا آخر تو آنا ہے

کہا میں نے کہ تم دست حنائی اپنے دھو ڈالو
تو وہ بولے کہ ہمکو آگ پانی میں لگانا ہے

صبا نے پوچھا نرگس سے جھجکر غنچہ بلبل اوٹھا
کہ اس گلشن میں کوئی دم کا ہنسنا مسکرانا ہے

اجل ہے منتظر تیری لبوں پر شاد کی جان ہے
دم آخر ہے آجا جو تجھے صورت دکھانا ہے

مشغلہ ہجر مین تیرے یہہ پیرزاد رہے
سینہ کوبی کبہی شیون کبہی فریاد رہے

روز پیتا ہون مے ناب بدولت تیری
میکدہ ساقیا تیرا اسدا آباد رہے

تیری صورت کی وہ مورت کہ خدا کی قدرت
دیکہکر دنگ جسے مانی و بہزاد رہے

نہ سگ یار ہی کہاے مرا لاشہ نہ ہما
بعد مردن بہی تو مٹی مری برباد رہے

دل لگی ہے کہ تماشا ہے دکہا دو جلوہ
مین بہی شیدا ہون ترا نام خدا یاد رہے

وہ کرون نالے شب ہجر قیامت انگیز
جن سے ایوان فلک کی نہین بنیاد رہے

یہہ لے نامہ مرا اور یہ سن لے زبانی قاصد
سامنے اونکے وہ کہیو جو تجہے یاد رہے

میرا گہبرا کے وہ رونا دم رخصت ہے ہے
تیرا ہنس ہنس کے وہ کہنا کہ مری یاد رہے

ہو سنجا ہے دل ناکام کلیجا اولٹا
نالہ رکتا ہوا تہمتی ہوئی فریاد رہے

ستم و جور کا شکوہ نہین کرنے والے
ہم اسی آن مین خوش ہین کہ جو تو شاد رہے

لگاتی ہے ادہر اگر اودہر کی
صبا غماز ہے تو گہر بہ گہر کی

مسیحا بن ترے کوئی نہین ہے
دوا بیماری درد جگر کی

سنی جس دم مری فریاد و زاری
صدا آئی فلک سے الحذر کی

مرے سیلاب گریہ سے بہی آتش
نہین بجہتی کبہی سوز جگر کی

ق

نہ پوچہو ہمدمو حال شب ہجر
بتائین کیا تمہین کیونکر بسر کی

سنا تو سنکے سن ہوجاؤگے تم
بڑی ہی داستان ہے رات بہر کی

کہی جسطرح سے کاٹی شب ہجر
سنو لو جسطرح ہمنے بسر کی

برنگ شمع ساری رات جاگا
تڑپ کر لوٹکر رو کر سحر کی

در غلطان اشک تر سے میر
ہوئی ہے آبرو پانی گہر کی

تمنا ہے کہ آنکہون سے لگاؤن
ملے جو خاک تیرے رہگذر کی

مرے اے شاد مرنیکی کسی نے
نہ اوس رشک مسیحا تک خبر کی

دیکھنا مجکو شب ہجر قیامت ہوگی
جان قالب سے جدا اے مہ طلعت ہوگی

یار ملجائے تو مٹجائے غبار
دل کی سب دور کدورت ہوگی

خلد مین بہی بت کافر مجکو
تیرے ہی ملنے کی حسرت ہوگی

حشر کے روز جو ملجائیگا یار
تو قیامت مین بہی راحت ہوگی

شاد محشر مین گنہگاری سے
کیا مری جان پہ آفت ہوگی

آگئی اوس بت کافر پہ طبیعت کیسی
یا الہی یہہ لگی جان کو آفت کیسی

گیسوے یار کا جاتا ہی نہین ہے سودا
سر پڑی ہے مرے یارب یہہ مصیبت کیسی

خواب مین بہی نہین دیکہے ہین کسیکے گیسو
پہر ہے راتونکو یہہ بیٹھے ہوے وحشت کیسی

بدگمانی مری جانب سے ہے اونکو ایسی
نام لیتے ہی نہین خط و کتابت کیسی

یار کو ہمسے چہوڑایا ہے عدو نے افسوس
سر پہ ڈالی ہے فلک نے یہہ مصیبت کیسی

بوسہ غیرون کو سر بزم دیا یار نے وان
اور یہان رشک سے آئی مجہے غیرت کیسی

کیون بگڑتے ہو ابہی ہاتہہ لگایا ہی نہین
ہے شب وصل مریجان یہہ حجت کیسی

مار ڈالا ترسے پردے نے دکہادے جلوہ
تو ہے کیسا ارے ظالم تری صورت کیسی

چہیڑنا شاد کو اور بزم عدو مین دیکہو
دشمنی ہے یہہ مریجان محبت کیسی

خلق مین شاد کیا عشق بتان نے بدنام
داور حشر لگی مجہہ یہہ تہمت کیسی

تمام شد

قصیدہ در مدح مسٹر الیف ایس گروس صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ سابق ضلع بلند شہر

تلاش فکر معیشت مین کیون پہرے ہے خوار | ملیگا وہ ہی جو تقدیر مین ہے آخر کار

یہہ دربدر ترا پہرنا ہے محض لاحاصل | خدا پہ کنج توکل مین بیٹھ جا اک بار

تو دیکھین رزق تجہے کیون نہ غیب سے آئے | کہلا ہے پہر تو نئی روز نعمتین غفار

اب آگیا ہے زمانہ وہ قدردانی کا | کہ جس زمانہ مین بیکار سب ہوے باکار

تجہے تو اب تلک اسکی خبر نہین مطلق | بشر ہے شومی طالع سے سر بسر ناچار

سناون مین تجہے مژدہ کہ ہین جو حاکم شہر | کہ جنکا نام ہے مستر گروس خوش اطوار

ثنا کر اونکی جو کچہہ اپنی بہتری چاہے | بطور مدح قصیدہ مین چند لکھہ اشعار

ہزار شکر خدا اوندقی البدیہ لکھا | یہہ مطلع مینے اوسی دم قلم اوٹھا اکبار

(م) بلند ہے درِ دولت وہ آسمان کردار | کہ آئین مجرے کو خورشید و ماہ لیل و نہار

کہ جسکے وقت مین بیداد داد کو پہونچے | بوقت عدل ہے نوشیروان سر دربار

ثنا جو گلشن اخلاق کی کرون اونکی | تو پہول جہڑتے ہین منہ سے مرے دم گفتار

صبا کو عہدِ عدالت مین جسکے ہے یہہ حکم | کہ خار گل کو نہ پہونچا سکے دیکہنا آزار

سخا مین کیون نہ کہون مین تو اوسکو دریادل | ہو جسکا دستِ کرم مثل ابر گوہر بار

شمیم خلق کی جسدم لگا صفت لکہنے | تو بوے مشک اوڑی رشک سے صبا کردار

گدا کو دیتا ہے اکبار بے سوال کئے | وہ دولتین کہ ہوس پہر رہے نہ دیگر بار

وہ معدلت ہے کہ وحشی بہی جسکو مان گئے | کہ شیر بہول گئے کرنا آہوون کا شکار

حلیم و عالم و دانا ذکی ہے اور فہیم | غریب دوست خداداں ہے اور نیک شعار

بلند شہر مین رونق فروز ہین جب سے | عجیب زینت و رونق پہ یان کا ہے بازار

گروس گنج مین بنوائین وہ دکانین صاف | کہ گرد ہو گیا دہلی کا چاندنی بازار

دو رویہ صاف دکانین ہین غیرتِ مہتاب | شبیہہ دیکہے سے شق القمر کی ہو اظہار

گردس گہاٹ ہے یا سیرگاہ عالم ہے
برائے سیر وہان آتے ہین صغار و کبار

جو دیکہتا ہون مین شفاف چوک کی تعمیر
تو مثل آئینہ حیرت مین ہوتا ہون اکبار

جہان مین شہرہ جو تعمیر کا ہوا یان کی
تو خلق دور سے آتی ہے از پئے دیدار

ہجوم رہتا ہے بازار مین یہہ خلقت کا
ادہر سے جائین تو آنا ادہر سے ہے دشوار

ہجوم دیکہہ تماشائیون کا یاد آیا
یہہ شعر عرفی شیراز کا مجہے ہربار

نگاہ جوش زیارت در آستانۂ او
نہ آسمان بتہ کفش گم کند دستار

دکانین چوک مین اسدرجہ بنگئی ہین بلند
کہ دیکہہ سکتا نہین سر اوٹہا کوئی اکبار

ہوا جو شوق عمارات میرے سرور کو
جہان جہان کے بُلائے تلاش سے معمار

مین اونکی کاریگری کی کرون صفت کیا
ہر ایک فن عمارت مین اپنے ہے پُرکار

جو دیکہتا ہون تو ہے دن بدن ترقی پر
کچہہ ایسے ہوگئے ہین اتنو شہر کے آثار

اک اور اب نئی تعمیر یہان پہ بنتی ہے
کرون ہون نام بہی اوسکا مین آپسے اظہار

ہے ٹون ہال بہی اور موتی باغ نام اسکا
یہہ ہوگا غیرت گلزار جب ہوا طیار

ہوس ہو دید کی دل مین بہشت کے جسکی
بلند شہر کا آ کر وہ دیکہہ لے بازار

غرض کہ بلبلین غیرت سے کیون نہ گل کہائین
چمن بنا دیا یہہ شہر ایک اوجڑا دیار

خموش شاد کہ یہہ کام ہے نہین آسان
بشر کرے تو ہے ممدوح کی ثنا دشوار

ایضاً

طلب مین مال کی پہرتا ہے روز و شب خوار
ملیگا وہ جو بروز ازل ہوا ہے نگار

شکستگی کا مجہے رات دن عبث غم ہے
کہ مومیائی کا اسکی کفیل ہے جبار

بجا ہے کسی حالت مین مجکو نا شکری
دو چند شکر سے دیتا ہے نعمتین غفار

لغو سخن یہہ مقولہ جو کہدیا اوپر
سوائے اسکے جو ہے گفتگو تو ہے بیکار

خصوص تو کہ ثنا خوان ہے ایسے حاکم کا — کہ جسکا حکم روان ہے ہر ایک ملک و دیار

جہان سرور و سترگروہ عالیجاہ — کہ جسکے ابر کرم سے زمانہ ہے سرشار

ظہور عدل سلیمان ہوا ہے عالم مین — کہ پائے پیل سے پائے نہ مور تک آزار

شمیم خلق کی اوسکے جو مین لکھون تو صفت — زبان خامہ ہو عنبر فشان دم اظہار

وہ رعب چھایا ہے دلمین سباع کے اوسکا — کہ گرگ خوتین سے پائے نہ میش کچھہ آزار

بلندشہر مین لائے ہین جب سے وہ تشریف — ہوئی ہین سینکڑون عالی عمارتین طیار

بقول ہند کہ جنگل ہین کر دیا منگل — قدوم جسکے سے ہے شہر غیرت گلزار

جو دیکھتا ہون عمارات کی صفائی اب — تو یاد آتا ہے عرفی کا شعر یہہ ہر بار

زہے صفائی عمارت کہ در تماشایش — بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار

بڑہا نہ طول سخن تو خموش ہوا ہے شاد — کر اختصار زیادہ دعا مین کر تکرار

یہہ شاد کی ہے دعا جب تلک کہ عالم مین — زمین پہ نور فشان ہون ثوابت و سیار

ہو خیر خواہ کا تیرے عروج پر اختر — نصیب تیرے عدو کے ہمیشہ ہو ادبار

قصیدہ در مدح مسٹر لٹوس صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ سابق پولیس ضلع بلندشہر

جہان نے شاد تری جانی اب سخندانی — شہ زمان کی جو کرتا ہے تو ثنا خوانی

جہان مین آصف دوران لٹوس صاحب ہین — کرے جو مور ہنر اوار ہے سلیمانی

زہے معلم ادراک مکتب دانش — کہ درس لیتے ہین جبرئیل و جوہر ثانی

وہ نکلے جوش طبیعت سے نکتۂ بالغ — کہ جن سے رد ہوے سب نکات سبحانی

وہ رہتے گل کیطرح ہین بخندہ پیشانی — شمیم خلق سے ہے اونکی نسیم بستانی

سخاوتدل ہین دریا دلی سے وہ اپنی — مثال ابر بہاران کرین ہین بارانی

وہ دست جود و کرم ہے گوہر فشان اونکا
کہ رشک سے ہوئی دریا کی آبرو پانی

کہان محل عدالت مین بار پا وہ سکے
ملے ہے خسرو عادل کو اونکی دربانی

وہ عدل ہے کہ رہے میش و گرگ یکجا پر
کرے ہے دزد بھی عالم مین اب نگہبانی

کہو نہین فطرت و دانش مین گر ارسطو اور
تو عز و جاہ مین ہین وہ سکندر ثانی

زبان حال سے ہے مدح گر جہان اونکا
جو وصف شاد کرے ہے یہہ اوسکی نادانی

در مدح تماشگاہ بلند شہر

تماشگاہ کیا ہے یہہ نگارستان ہے مانی کا
ہر اک صورت کی مورت ہے ہر اک صورت کا ہے لقشا

کہین جلوہ خورشید رویان کا تماشا ہے
ہجوم ماہرویان سے کہین ہنگامہ ہے برپا

دکانین اس ہنر سے اوس مین ہین صاف ایسی
کہ جیسے سادہ رویون کا عذار صاف ہو زیبا

نیا بازار جوہر کا بنا ہے خوشنما ایسا
ہویدا چار ستون کا ہے جس مین ہر رستہ

ہر اک دوکان مین دوکاندار اس طرح سے بیٹھا
کہ جیسے خوش قدان شوخ محشر زا و بے پروا

دکانون مین سے ہو نکلی وہ گر انکا یہ تماشا مین
کہ حیرت آسمانکو جنکے دیکھے سے ہوئی پیدا

تعجب کیا ملا یک گر یہان کی سیر کو آئین
سراسر باغ جنت کا نمونہ ہے یہہ باغیچہ

لب جو سبزۂ نورستہ کا عالم عجائب ہے
عذار آئینہ رویون پہ نمود خط ہو جون پیدا

جو دیکھا شاد نے یہہ اک نئے انداز کا جلسہ
تو شعر حافظ شیراز اوسدم یاد یہہ آیا

بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی یافت
کنار آب رکناباد و گلگشت مصلا را

مخمسات

خمسہ بر غزل امیر خسرو دہلوی

ہے ماہ سے ماہی تلک روشن تری جلوہ گری
کیا کر سکیں شمس و قمر چہرہ سے تیرے ہمسری
صورت تو اونکی اے پری ملتی نہیں تجھسے ذری
اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری

ناز و نزاکت کو تری ہو پہونچے کب حور و پری
چشموں کو تیری دیکھکر مفتون ہے سحر سامری
خوبان عالم پر تجھے کیونکر نہووے برتری
تو از پری چابک تری و ز برگ گل نازک تری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجایب دلبری

ہے شور تیرے حسن کا ماہی سے لیکر ماہ تک
تیرے رخ روشن کی ہے خورشید و انجم میں جھلک
کیونکر مثال آئینہ حیران نہوں میں یک بیک
تا نقش مے بندد فلک کس را نداد این نمک
حورے ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

زلفوں کو تیری اے صنم اکدم بھی لیوے دیکھ جو
وہ چھوڑ کے اسلام کو ڈالے گلے زنار کو
بیمار تیری چشم کے ہیں سینکڑوں نا ایکدو
عالم ہمہ یغمائے تو خلق خدا شیدائے تو
این نرگس رعنائے تو آوردہ رسم کافری

وہ سر سے ہے پانوں تلک رنگین ادا و نازنین
بہزاد و مانی نے بھی اوسکے نقش سے مانی ہے ہار
کہنے کا گر میرے تجھے ظالم نہیں آتا یقین
صورتگر زیبائے چین رو صورت خویش ببین
صورت بکش یا ہمچنین یا ترک کن صورتگری

دیکھے ہیں ہمنے خوب سے خوبان ہندی و عجم
تیرے سوا کوئی پسند آیا نہیں تیری قسم
ہے بتکدہ میں شان کا تیری کہاں کوئی صنم
آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیز دیگری

ہیں ایک ہی خواہاں نہیں کافر ترے دیدار کا
بیمار تیری چشم کا ہے دیکھ خسرو دوسرا

آیا ہے تیری دید کو وہ تل شاد مبتلا | خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری

قطعۂ تاریخ بطور تقریظ ترتیب دیوان شاد از نتیجہ افکار گہربار شاعر جادو بیان جناب حافظ محمد یوسف خان صاحب تشنہ فرغری بلندشہری شاگرد رشید حضرت داغ دہلوی بلبل ہندوستان مدظلہ العالی

سو رہا تہا خواب راحت مین پڑا | بے غم و رنج و الم دلشاد ہو

فکر دنیا تہی نہ تہا عقبے کا غم | جیسے کوئی مست و بیخود شاد ہو

آکے بالین پر مرے اک ماہ وش | بولا مجہسے یون بدل ناشاد ہو

قہر ہے اور کس بلا کا قہر ہے | تجہسے شاعر کی نہ جب امداد ہو

تو رہے غفلت مین یون اے نکتہ سنج | اور تیری ہر جگہہ پر یاد ہو

پوچہا مینے کیا ہے اوسنے یہہ کہا | اپنے دلمین خرم و دلشاد ہو

چہپ رہا ہے آجکل دیوان شاد | جسکی ہم سب کو مبارکباد ہو

یہہ خوشی جسوقت پہونچی کان مین | مین اوٹہا بستر سے اپنے شاد ہو

آنکہہ ملکر پہر کہا اوس شوخ سے | مجہسے کیا ارشاد ہے ارشاد ہو

بولا لکہہ تاریخ کوئی ایسی تو | جسکو سنکر ایک عالم شاد ہو

پہر تو مینے لکہدیا مضمون وہ | جسپہ اہل سخن کی صاد ہو

کیونکہ وہ میرا محب اور دوست ہے | دوستی کا حق نہ کیونکر یاد ہو

ایسا دیوان اوسنے لکہا ان دنون | جس سے وہ کیا اک زمانہ شاد ہو

ہے وہ دیوان یا گلشن دہر مین | دیکہکر اوسکو نہ کیون دلشاد ہو

شعر مین لذت ہے وصل یار کی / کیون نہ خوشدل عاشق ناشاد ہو
اوسکا ہر مصرعہ ہے اک سرو قد / اوسکے آگے سرو کی کیا یاد ہو
کیون نہ نکلین تشنہ اوس سے شعر تر / جسکے لب پر آہ یا فریاد ہو
وہ مضامین گرامی اوسمین ہین / سنکے جسکو خوش دل ناشاد ہو
سچ تو یہہ ہے آجکل دیوان شاد / وہ پڑہے جسکو زلیخا یاد ہو
اور سیہ طرہ یہہ کہ ہو تاریخ بست / اور مجہہ بیخود سے یہہ ارشاد ہو
مین نہ لکہتا پہر تو لکہتا اور کون / کسکو میری طرح اوسکی یاد ہو
الغرض تاریخ لکہتے ہی بنی / اوسکو کیا - خوش کوئی یا ناشاد ہو
اب دعا یہہ ہے کہ اے رب کریم / دہر مین تا یہہ کلام شاد ہو
اور رہے خوش زندگی بہر اپنی شاد / حق سے اوسکو دمبدم امداد ہو
دوست اوسکا شاد دشمن تیرہ / راتدن پامال ہو برباد ہو
روک لب اب کلک در افشان کو تو / مادہ لکہدے جو تجکو یاد ہو

جو ہین سوچا تشنہ سال طبع کو
بولا ہاتف یاد نظم شاد ہو
۱۳۱۰

تقریظ طبعزاد کمترین ہرپرشاد شگفتہ مہتمم مطبع برن پرکاش بلندشہر تلمیذ جناب شاد

چمن پیرایان گلشن نشاط و نخلبندان بوستان انبساط کہان ہین تشریف لائین اور اپنے قدوم التفات سے اس گلشن سدا بہار کی سیر فرمائین جسکی نئی طرز و روش پر دلبران گل پیرہن لوٹ ہین جسکی رنگینی مضامین سے سینہ بلبل پر سو چوٹ ہین ہر شعر معنی انگیز مثل زلف سنبل پیچ در پیچ و بمقابلہ ہر بیت بیت ابروے شاہدان طناز ہیچ

ہر صفحہ رشک صفحۂ گلشن ہے ہر قطعہ رو کش قطعۂ چمن۔ ہنگام نظارگی ہر ورق ورقہاے گل تر پژمردہ ورو برو سے مضامین رنگا رنگ رنگ بہار شکستہ۔ شادابی اوسکی طراوت بخش چشم اولے الابصار اور لطافت بہر دل خوشگوار۔ پہر کیون نہو جسکو حضرت شاد نے خوناب جگر دیا ہوا ور جسکو ایسے نازک خیال نے اپنی سینہ کاوی سے سیراب کیا ہو۔ وہ کیا ہے دیوان شاد ؎ واہ کیا دیوان ہے جسکو سنکے ہر اک سمت سے + حبذا و مرحبا و آفرین کی ہے صدا + سرو برلب جویبارے اسکا ہر اک فقرہ ہے + شعر دلکش ہے مثال خوشقدان دلربا + جسکی حلاوت مضامین نے زبانہ کو شیرین دہن کر دیا ہے ملاحت کلام نے عالم مین شور ڈالا ہے۔ صنایع بدایع نے قلم قدرت کا رنگ دکہایا ہے معنی و محاورہ روزمرہ بول چال نے اسی پر اختتام پایا ہے۔ ہر مصرعہ درد انگیز کو سنکر مشتاقان جانباز دل تہام لیتے ہین ہر شعر پر عاشقان دلگداز حالت وجد مین ہو کر سر ہلاتے آہ سرد بہرتے ہین۔ ہنگام تحریر اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ مصنف یعنی عالیجناب معلی القاب شاعر نازک خیال نا ثر بے مثال فاضل اجل عالم بے بدل فیض بنیاد جناب منشی پریم سکہہ صاحب متخلص بہ شاد متوطن بلند شہر سب انسپکٹر پولیس سکندرآباد زبان خامہ شکستہ ہے کب لکہہ سکے اور مجہہ ہیچمدان کا کیا یارا جو ایسے برگزیدہ روزگار کی توصیف کر سکے جنکی خوشخوئی نے ایک عالم کو تسخیر کر لیا ہے جنکی فیاضی نے ایک زمانہ کا دامن لیا ہے ؎

عالم و عادل ذکی دانا و خوشدل خوش مزاج + خوش خصال و خوش مقال و خوش ادا و خوش لقا
نیک طینت نیک باطن نیک خلق و نیک خو + بے عدیل و بے نظیر و باوقار و باوفا
ہے فصاحت آپکی مشہور کل آفاق مین + اور بلاغت مین بہی مثل اونکی نہین ہے دوسرا
کیون نہو دیوان اوسکا بے مثال و بے نظیر + جسکا فیض عام ہو اور اوسپہ ہو ظل الہ
اب دعا یہہ ہے شگفتہ کی کہ اے رب کریم + شاد دنیا مین رہے جبتک کہ محشر ہو بپا

قطعۂ تاریخ

کیون نہ مشہور ہووے نظم شاد
واہ وا کیا لکھا ہے یہہ دیوان
جب یہہ سال طبع فکر کیا
لکھہ شگفتہ تو یہ سر بیت

طرز و بندش ہے اوسکی نو ایجاد
جسکی دیتا ہے ہر سخنور داد
غیب سے مجکو یہہ ہوا ارشاد
ماہ چرخ سخن کلام شاد
سنہ ۱۹۰۵

تقریظ چکیدہ کلک جواہر سلک والا دودمان صاحب دیوان جناب حافظ محمد عبد اللہ شاہ صاحب صوفی مسعودی نقشبندی مجددی بلند شہری

برج حمل سے آفتاب تابان کا طلوع ہوا ہے جاگو غفلت کے سونیوالو جاگو خداوند رحیم و کریم کے افضال حقیقی نے قلم قدرت سے جس نقش نو آئین کو پوشیدہ و مخفی کر رکہا تہا آج بہزار جلوہ روشن ہوتا ہے شکر ہے وہ صورت نگارین حال مین زینت لوح زمین ہوتا ہے مین نہایت خوشی کے ساتہہ ایک ایسے وفادار خوش شعار کا ذکر زینت صفحہ زیب کرتا ہون کہ جسکے کلام کے سننے اور پڑہنے سے آنکہون کو شادابی و طراوت اور دل کو حلاوت حاصل ہو میرا بیان بلاتملق ہے دیکہنے سے تعلق ہے اللہ اللہ سبحان اللہ یہہ کیا دیوان ہے جسکا بیان سحر یا بیان ہے جو غزل ہے بیمثال جو بیت ہے باکمال ہر غزل عاشق فزا جون کے موافق و حسب حال ہر بیت تمثیل بیت ابرو شاہدان نونہال ہر فقرہ معشوقان جہان سے سوا اور ہر مصرعہ موزون اور لطافت مین قدر عنا پر طرہ جس جگہہ معاملہ بندی کی ہے ہر ایک سخن شناس نے نثار ہو کر جان دی ہے اور جہان کہین مضمون عالی کا خیال آیا ہے بجد از زمین شعر کو باکیزگی کلام سے آسمان ہفتم کر دکہایا ہے طرز بیان کا انداز سب سے جدا عجیب ہے

نامی مطبع ہے پان بین نگاشن　طبع ست جلد الف خیال شاد
مطبع نو مین جو طبع ہوا　کیون نہو بدر یہہ ہلال شاد
لکہہ سے سال طبع یہہ سر شاد کی　سنہ تشمشاد ہے نہال شاد

پاک روزمرہ اور محاورہ صاف صاف حق تو یہہ ہے فن شاعری اسی کا نام ہے اور سخنگوئی
حضرت مصنف ہی کا کام ہے انکا کلام بلاغت نظام انکا سخن بیر لحن انکے اوصاف حمیدہ
اور اوصاف جمیلہ کی مشرق و مغرب مین دہوم ہے انکا حاسد بدبخت و شوم ہے ہمہ دان
فنون یعنی عالیجناب منشی پنڈت پریم سکھہ صاحب سب انسپکٹر پولیس زبدہ روزگار
عمدۃ الابرار نیک خو پاکیزہ گفتگو سر دفتر شاعرین سر لشکر شاخرین گنجینۂ فضل و کمال ماہر
علوم فارسی و عربی مروجہ حال جامع علم مشرقی و مغربی بلبل سجہ خوان بوستان الہی طوطی
شکر خا گلستان ناتناہی نظم و نثر مین یکتاے جہان ہین علم و ہنر کی جان ہین جب
نستعلیق کے لکہنے کو قلم اوٹہاتے ہین تمام جہان کے خوشنویسون کو شرمندہ و محجوب
فرماتے ہین اور تمام خورد و کلان انکو مصنف فراج مانتے ہین انکی تعلیم اور تفہیم سے اکثر طفل
مکتب خوشنویس کہلاتے ہین چنانچہ انکے کمالات ظاہر و باطن ان کے دیوان سے واضح
خاطر ناظرین ہون گے ہین مصنف صاحب کی نسبت کیا عبارت آرائی اور خامہ فرسائی
کرون قلم شکستہ او زبان بستہ ہے لہذا یہہ عاجز اب تقریظ کو دعا پر ختم کرتا ہے جناب
احدیت مصنف صاحب کو سلامت با کرامت رکہکر مرتبہ اعلے پر صدر نشین فرماے اور انکا
کلام پسند خاص و عام ہو - آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ و المنت کہ درین ایام فرخندہ و فرجام دیوان بلاغت سمات فصاحت انتساب
نسخہ نو ایجاد یعنی دیوان شاد از نتیجہ افکار گہربار ناظم بیمثال ناثر باکمال عالی دماغ منتخب روزگار
فیض بنیاد جناب پنڈت پریم سکہہ صاحب متخلص بہ شاد متوطن بلند شہر سب انسپکٹر
پولیس سکندرآباد برادر حقیقی جناب فیضماب معلی القاب بابو کہوانی سنگہ صاحب
ہیڈ کلارک دفتر انگریزی پولیس ضلع فتحپور حسوہ در مطبع سبرن پرکاش بلند شہر بماہ
جولائی سنہ ۱۸۹۳ء زیور طبع پوشید